عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۱۶ تا ۲۲/ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۸ جون تا ۴/ جولائی ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۵

## روح کی غذا

## توحید خالص اور اتباع سنت

## قادیانی اسرائیلی گٹھ جوڑ

## قادیانیت کے دو اہم راز

## امت مسلمہ کے اتحاد کی ضرورت

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

## ویڈیو سینٹر پر قرآن خوانی کرنا دین سے مذاق ہے:

س:...... ویڈیو سینٹر کے افتتاح کے موقع پر قرآن خوانی کرنے اور کرانے والوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... یہ لوگ گناہگار تو ہیں ہی۔ مجھے تو اس میں یہ بھی شبہ ہے کہ وہ اس فعل کے بعد مسلمان بھی رہے یا نہیں۔

## مسجد میں قالین یا اور کوئی قیمتی چیز استعمال کرنا:

س:...... مسجد میں قالین یا دوسری قیمتی اشیاء استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... جائز ہے۔

## کہانی کی کتابیں' رسالے' ڈائجسٹ پڑھنا شرعاً کیسا ہے:

س:...... کہانی کی کتابیں' رسالے' ڈائجسٹ اور دوسری فحش کتابیں پڑھنی چاہئیں یا نہیں؟ اگر کوئی پڑھے تو گناہ ہے یا نہیں؟

ج:...... اخلاقی' اصلاحی اور سبق آموز کہانیاں پڑھنا جائز ہے' فحش اور گندی کہانیاں جن سے اخلاق تباہ ہوں' پڑھنا حرام ہے۔

## وکیل کی کمائی شرعاً کیسی ہے؟

س:...... میں بارھویں جماعت کا طالب علم ہوں اور شعبہ آرٹس میں زیر تعلیم ہوں۔ میں وکیل بننا چاہتا ہوں مگر میں نے کئی لوگوں سے سنا ہے کہ وکیل کی کمائی حرام کی کمائی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی وکیل کی کمائی حرام کی کمائی ہوتی ہے؟ کیا اسے کسی طرح بھی حلال نہیں کہا جا سکتا؟

ج:...... وکیل اگر جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ثابت کرکے فیس لے تو ظاہر ہے کہ یہ کمائی حلال نہیں ہوگی' اور اگر کسی مقدمہ کی صحیح پیروی کرتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کی کمائی کو حرام کہا جائے' اب یہ خود دیکھ لیجئے کہ وکیل حضرات مقدمات کی پیروی کرتے ہوئے کتنا جھوٹ ملاتے ہیں؟

## جعلی ڈگری لگاکر ڈاکٹری کی پریکٹس کرنا:

س:...... اگر کوئی شخص ڈاکٹری کی ڈگری نہیں رکھتا اور ڈاکٹر کا بورڈ اور جعلی ڈگری ساتھ لگا کر پریکٹس کرتا ہے تو کیا اس طرح سے حاصل شدہ آمدنی حرام ہے؟ اور یہ کس درجہ کا گناہگار ہے؟

ج:...... اگر ڈاکٹر کا فن نہیں رکھتا تو گناہگار ہے' اس کی آمدنی ناجائز ہے' اور اگر کوئی شخص اس غلط دوائی سے مرگیا تو اس پر تاوان ہے۔

## ترک سگریٹ نوشی کے لئے جرمانہ مقرر کرنا:

س:...... ایک آدمی یا دو آدمی آپس میں بیٹھ کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم آئندہ سگریٹ نوشی نہیں کریں گے' اگر آئندہ سگریٹ نوشی کے مرتکب ہوں گے تو مبلغ ۵۰۰ ریال بطور جرمانہ ادا کریں گے' ان میں سے اگر کوئی فریق عہد شکنی کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ذرا وضاحت سے لکھ دیں تاکہ ہماری مشکل دور ہو۔

ج:...... یہ آپ نے نہیں لکھا کہ جرمانہ کس کو ادا کرنا تھا' اگر یہ مطلب تھا کہ جو فریق عہد شکنی کرے گا وہ دوسرے ساتھیوں کو جرمانہ دے گا تو یہ صحیح نہیں اور اس پر کچھ لازم نہیں' اور اگر یہ طے ہوا تھا کہ جو فریق عہد شکنی کرے گا وہ پانچ سو ریال راہ للہ دے گا تو یہ نذر ہوئی اور اس کے ذمہ اس رقم کا فی سبیل اللہ دینا ضروری ہے۔

## عصمت پر حملہ کے خطرہ سے کس طرح بچے؟

س:...... کسی مسلمان کی بیوی' بیٹی' بہن یا ماں کی عصمت کو خطرہ لاحق ہے' بچاؤ کی کوئی صورت نہیں تو کیا مسلمان مرد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ عزت پر حملہ ہونے سے پہلے چاروں میں سے کسی کو قتل کردے؟

ج:...... ان چاروں کو قتل کرنے کے بجائے حملہ آور کو قتل کردے یا خود شہید ہوجائے۔

## بے نمازی کے ساتھ کام کرنا:

س:...... میں ایک ایسے آدمی کے ساتھ کام کرتا ہوں جو نماز نہیں پڑھتے بلکہ جمعہ تک نہیں پڑھتے' کیا ایسے آدمی کے ساتھ کام کرنا جائز ہے؟

ج:...... کام تو کافر کے ساتھ بھی کرسکتے ہیں' وہ صاحب اگر مسلمان ہیں تو ان کو نماز کی ترغیب دینا ضروری ہے' آپ ان کو کسی بہانے کسی نیک صحبت میں لے جایا کیجئے' اس سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ نمازی ہوجائیں گے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | ۱۶ تا ۲۲/ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۸ جون تا ۴/ جولائی ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۵

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

## اس شمارے میں

| | |
|---|---|
| اداریہ | 4 |
| توحید خالص اور اتباع سنت | 6 |
| روح کی غذا | 10 |
| قادیانی اسرائیلی گٹھ جوڑ | 15 |
| قادیانیت کے دو اہم راز | 21 |
| امت مسلمہ کے اتحاد کی ضرورت | 25 |

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قادیانیوں کے ووٹ غیر مسلموں کی فہرست میں درج کرائیں

گزشتہ دنوں اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے صدر مملکت نے ایک قانون جاری کر کے نہ صرف یہ کہ ووٹر لسٹوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامہ کی بحالی کا فیصلہ کیا بلکہ جن قادیانیوں نے حلف نامہ کے حذف کئے جانے سے لے کر اب تک ووٹر لسٹوں میں اپنے ناموں کا اندراج مسلمانوں کی حیثیت سے کروایا ہے ان کے بارے میں احکامات جاری کئے کہ اگر افسر مجاز نظر ثانی (ریوائزنگ اتھارٹی) کے پاس کسی ووٹر کے قادیانی ہونے کی درخواست دائر کر دی جائے تو افسر اس ووٹر کو ایک نوٹس کے ذریعہ اپنے سامنے حاضر کروا کر اسے عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامہ پر دستخط کرنے کا پابند کرے گا اور اگر ووٹر حلف نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دے تو اس کا نام قادیانی کی حیثیت سے ایک ضمنی فہرست میں غیر مسلم کی حیثیت سے درج کر دے گا۔ اس حوالے سے ملک کے ممتاز مذہبی رہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا فضل الرحمن' علامہ شاہ احمد نورانی' قاضی حسین احمد' پروفیسر ساجد میر اور دیگر نے پاکستان کے مسلم عوام سے مطالبہ کیا ہے کہ اب تک جتنے قادیانیوں نے اپنے ناموں کا اندراج مسلمان کی حیثیت سے کروایا ہے ان کے خلاف اپنے حلقہ کے افسر مجاز نظر ثانی کے پاس درخواست دائر کریں کہ فلاں علاقہ کے فلاں قادیانیوں نے بغیر حلف نامہ کے اپنے نام کا اندراج ووٹر کی حیثیت سے کروایا ہے' لہٰذا ان کا نام غیر مسلموں کی فہرست میں درج کیا جائے۔ اس سلسلے میں ہم دیگر تمام مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنان' بلکہ پاکستان کے ہر مسلمان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے علاقہ کی ووٹر لسٹوں کو ملاحظہ فرما کر قادیانیوں کے خلاف دس دن کے اندر درخواست دائر کر کے ان کے نام غیر مسلموں کی فہرست میں درج کرائیں۔ اس فریضہ کی احساس ذمہ داری کے ساتھ ادائیگی بہت ضروری ہے۔

# امریکہ میں توہین رسالت

امریکہ میں گزشتہ دنوں جنوبی بپٹسٹ چرچ کے ایک عیسائی پادری کی جانب سے امریکی ریاست میسوری کے شہر سینٹ لوئیس میں سالانہ چرچ کانفرنس کے موقع پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ کے استعمال کے ذریعہ توہین رسالت کے ارتکاب پر امریکہ میں مقیم مسلمانوں کی جانب سے شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ امریکی مسلمانوں کی تنظیم ''کونسل آف امریکن اسلامک ریلیشنز'' نے امریکی صدر بش اور عیسائی مذہبی رہنماؤں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عیسائی راہب کے ''شرانگیز اور ناعاقبت اندیش بیان'' کی مذمت کریں' بصورت دیگر امریکہ میں مقیم لاکھوں مسلمانوں کے خلاف متعصبانہ اقدامات بڑھ سکتے ہیں۔ انسانی حقوق کی سب سے بہتر تعریف یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کی زبان اور ہاتھ سے دوسروں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ دنیا بھر میں آج کل انسانی حقوق کے فروغ کا غلغلہ ہے لیکن افسوس کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لئے دنیا بھر میں کوئی آواز نہیں اٹھتی' اور اگر اٹھتی بھی ہے تو اسے بنیاد پرست اور نہ جانے کیا کیا کہہ کر دبانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ توہین رسالت کا یہ واقعہ مغربی تہذیب اور ''مہذب ملکوں'' کے منہ پر طمانچہ ہے۔ اگر وہ اپنے ممالک میں دنیا بھر میں بسنے والے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کی عقیدت کا محور و مرکز ہستی کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے تو نہیں آئندہ انسانی حقوق کے نعرے سے توبہ کر لینی چاہئے۔ مغرب کی یہ دورخی پالیسی خود اس کو اخلاقی لحاظ سے تباہ کر رہی ہے' اس کی بہتری اسی میں ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہر قسم کی زبان درازی سے مکمل گریز کرے۔

# عذاب الٰہی کو دعوت نہ دیجئے!

گزشتہ کچھ عرصے سے سپریم کورٹ کا ایک پانچ رکنی بنچ یو بی ایل کی سود کے خلاف فیصلہ پر نظر ثانی کے لئے دائر کردہ اپیل کی سماعت کر رہا ہے۔ ان سطور سے ہمارا مقصد اس مقدمہ کی سماعت پر تبصرہ کرنا یا عدالتی کارروائی کے بارے میں ریمارکس دینا قطعاً نہیں ہے۔ اس سماعت کے دوران بعض وکلاء کی جانب سے اسلام اور قرآن کے بارے میں جگر خراش ریمارکس دیئے گئے۔ ایک عرصہ سے پاکستان میں معیشت کے حوالے سے سود کے جائز یا ناجائز ہونے کی بحث چل رہی ہے۔ عالمی مالیاتی اداروں سے برآمد شدہ ماہرین معیشت ہمیشہ سے یہ کہتے چلے آ رہے ہیں کہ پاکستانی معیشت سود کے بغیر نہیں چل سکتی۔ ملک کے مقتدر طبقے میں شامل مغربی ذہنیت کے حامل افراد ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے ہیں۔ سود کو ہر قیمت پر جائز قرار دلوانے کی کوشش کرنا اس طبقہ کا ایک اہم مقصد ہے۔ ممتاز عالم دین اور اسلامی طرز معیشت کے ماہر مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی عدالت سے سبکدوشی کی وجہ بھی بہ نظر غائر یہی معلوم ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں سود کی ممانعت کی گئی ہے اور سودی لین دین کرنے کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ اس جنگ میں ظاہر ہے کہ تباہی ہر صورت میں اللہ اور اللہ کے

ختم نبوۃ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والوں کا مقدر بنے گی اور وہ عذاب الٰہی کا شکار ہوں گے۔ اگر خدانخواستہ پاکستان میں سود کو جائز قرار دلوانے کی کوشش کی گئی تو یہ خود اپنے ہاتھوں عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا۔ خدارا! ایسی ہر کوشش سے بچئے ورنہ پاکستان کا خدا ہی حافظ ہے۔

## اسلام آباد میں غیر اسلامی کتب کی تدریس

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے بعض پرائیویٹ اسکولوں کے دوسری جماعت کے نصاب میں ایک ایسی کتاب شامل کی گئی ہے جس میں حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کی خیالی تصاویر شامل ہیں۔ اس کتاب کا نام ''نیو ایڈیشن وائیڈ رینج ریڈرز گرین بک ون'' ہے۔ اس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو حضرت مریم اور یوسف نجار کے باہمی ملاپ کا نتیجہ قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب کے خلاف وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں اشتعال پایا جاتا ہے۔ اسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے باپ کے پیدائش کو ایک معجزہ قرار دیتے ہوئے ان کی والدہ حضرت مریم کو پاک دامن اور کنواری قرار دیا ہے لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ ایک اسلامی ملک میں ایسی توہین آمیز جسارت کا ارتکاب کر کے اسلامی تعلیمات کے بالکل برخلاف حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی شان میں بدترین گستاخی کی گئی ہے۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کتاب کی پاکستان میں برآمد پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ نیز جن اسکولوں میں معصوم مسلمان بچوں کو یہ کتاب پڑھائی جارہی ہے ان کے کارپردازوں کے خلاف بھی سخت کارروائی کی جائے جو اپنے ناپاک مقاصد کے حصول اور پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کے لئے ایسے گھناؤنے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ حیرت ہے کہ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں عین حکومت کی ناک کے نیچے یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور حکومت کوئی ایکشن نہیں لے رہی۔ حکومت کو اس پر غور کرنا چاہئے کہ کہیں اس قسم کے واقعات ملک میں انتشار کا ذریعہ نہ بن جائیں' جس کا سدباب بعد میں بہت دشوار ہوگا۔

## یوسف کذاب کی مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین

اخباری اطلاعات کے مطابق مدعی نبوت یوسف کذاب کو وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے علاقے ایچ ۸ کے مسلمانوں کے لئے مختص قبرستان میں پلاٹ نمبر ۱۵۴' قبر نمبر ۱۰۶ میں دفن کیا گیا ہے۔ خبر کے مطابق اس واقعہ کے بعد سے اسلام آباد میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے اور دارالحکومت کے ممتاز علمائے کرام نے اسلام آباد انتظامیہ کو دھمکی دی ہے کہ اگر یوسف کذاب کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن نہ کیا گیا تو وہ خود اس کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر باہر پھینک دیں گے۔ یوسف کذاب نے کئی سال قبل نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اپنے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح ''محمد رسول اللہ'' قرار دیا تھا۔ یوسف علی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے قانونی گرفت کا فیصلہ کر کے کیس درج کرایا۔ کیس مختلف مراحل سے گزرا' بالآخر یوسف کذاب کو سزا ہوئی اور وہ کوٹ لکھپت جیل میں سزائے موت کے ملزم کی حیثیت سے قید تھا کہ اچانک گزشتہ دنوں ایک قیدی کی فائرنگ سے واصل جہنم ہوا۔ ملزم کی تدفین کے مسئلہ پر اختلاف تھا کہ اسے کہاں دفن کیا جائے گا کہ اچانک اسے چھپتے چھپاتے اسلام آباد میں مسلمانوں کے لئے مختص ایک قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ اس واقعہ کے خلاف علمائے کرام کا ردعمل بالکل بجا ہے کیونکہ مسلمانوں کے لئے مختص قبرستان کو کسی طور پر غیر مسلم اور پھر خاص طور پر ایک مدعی نبوت کی تدفین کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کھلا مذاق ہے۔ ماضی میں یہ نظیر موجود ہے کہ جب ڈیرہ غازی خان میں ایک قادیانی سردار کو مسجد میں دفن کر دیا گیا تھا تو حکومت نے مسلمانوں کے شدید احتجاج پر اس کی لاش کو مسجد سے نکال باہر کیا تھا۔ اب بھی یوسف کذاب کی لاش کے ساتھ حکومت کو یہی کرنا چاہئے۔

## پی آئی اے میں قادیانیوں کی ایک اور ناپاک جسارت

پاکستان کی قومی فضائی کمپنی پی آئی اے میں قادیانیوں کا عمل دخل اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنا کوئی نئی بات نہیں' لیکن گزشتہ دنوں اس کا ایک اور مظاہرہ دیکھنے میں آیا جس نے ہر شخص کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ کیا پی آئی اے پر عملاً قادیانیوں کی حکومت ہے؟ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں پی آئی اے کے عملے کے ایک شرعی داڑھی رکھنے والے فرد کو ایک افسر کی جانب سے یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی داڑھی کٹائے' اس حکم کی خلاف ورزی پر اس فرد کو دوبارہ تنبیہ کی گئی لیکن جب اس فرد نے داڑھی کٹانے سے انکار کر دیا تو سزا کے طور پر بیرون ملک جانے والی پرواز میں شامل عملے سے اس فرد کا نام نکال دیا گیا۔ اس سے قبل پی آئی اے نے ایک قانون جاری کیا تھا کہ روزہ رکھ کر کوئی شخص کسی پرواز پر ڈیوٹی نہیں کر سکتا جبکہ اس کے برعکس شراب پی کر ڈیوٹی کرنے پر پی آئی اے کی جانب سے کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔ معلوم نہیں قادیانیوں کو اتنی غیر معمولی چھوٹ کیوں دے دی گئی ہے کہ اب وہ ہر اسلامی فعل کو پی آئی اے سے ختم کرنے کے لئے کھلے بندوں دندناتے پھر رہے ہیں۔ ہم حکومت پاکستان سے عموماً اور متعلقہ وفاقی وزیر سے خصوصاً یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر پی آئی اے سے قادیانیوں کا بڑھتا ہوا عمل دخل ختم کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں اور اسلامی شعائر' داڑھی اور دوسرے اسلامی احکامات کے حوالے سے ایسی نازیبا حرکات و احکامات جاری کرنے کے مرتکب افراد کے خلاف سخت ایکشن لیں۔

ختم نبوۃ

# توحید خالص اور اتباع سنت

زیر نظر مضمون حضرت اقدس مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی ایک تقریر ہے جو آپؒ نے حضرت سید احمد شہیدؒ کے دلیس رائے بریلی میں واقع ایک مدرسہ میں طلباً علوم دینیہ کو توحید خالص' اتباع سنت اور علوم دینیہ کے حصول کی ترغیب اور اس پر شکر ادا کرنے کی دعوت دیتے ہوئے فرمائی۔ ماہنامہ ''تعمیر حیات'' لکھنؤ کے شکریہ کے ساتھ اسے افادۂ قارئین کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

میرے عزیز دوستو اور بھائیو! میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں' خاص طور پر اپنے عزیز طلبہ کو جو اس علاقہ سے یا علاقہ کے آس پاس سے آئے ہیں ان کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بڑا انعام فرمایا ان پر بلکہ ان کے والدین پر کہ جنہوں نے اپنے بچوں کو ایسے مدرسہ میں دینی تعلیم کے لئے بھیجا جو ایک ایسی جگہ پر واقع ہے اور ایسے بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے جو صحیح عقیدہ پر تھے۔ توحید خالص کے عقیدہ پر تھے اور اتباع سنت ان کا دستور تھا۔ اتباع سنت پر عمل تھا اور شرک و بدعت سے ان کو سخت نفرت تھی' کسی کو گندگی سے اتنی نفرت نہیں ہوسکتی' نجاست سے اتنی نفرت نہیں ہوسکتی' بیماریوں سے اتنی نفرت نہیں ہوسکتی' اور جسمانی درد و تکلیف سے اتنی وحشت اور پریشانی نہیں ہوسکتی جتنی ان کو شرک و بدعت کی باتوں سے نفرت تھی۔ اس علاقہ کا فیض بہت دور دور تک پہنچا۔ اس میں ایسی ہستیاں پیدا ہوئیں جن کی مثال تاریخ میں ملنا مشکل ہے' تاریخ میرا موضوع ہے' تاریخ پڑھتا ہی نہیں بلکہ لکھتا بھی ہوں' آپ سے کہتا ہوں' پورے وثوق کے ساتھ اور مطالعہ کی روشنی میں کہتا ہوں کہ یہاں ایسی ہستیاں پیدا ہوئیں کہ ہندوستان میں بھی بہت کم ایسے مرتبہ کی ہستیاں پیدا ہوئیں' ان کو سارے ہندوستان نے مانا اور ان کو سر پر بٹھایا اور آنکھوں میں جگہ دی' اور جب ذکر کرتے ہیں اپنی کتابوں میں تو ایسے ادب کے ساتھ اور ایسی عقیدت کے ساتھ کرتے ہیں کہ تعجب ہوتا ہے۔ اس میں حضرت شاہ

## حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

علم اللہؒ جو اسی علاقہ سے رائے بریلی چلے گئے اور وہاں قیام اختیار کرلیا' اور مسجد بنائی اور وہاں اللہ کا نام سکھانا شروع کیا۔ اللہ' رسول کے نام سے لوگوں کو واقف کرانا شروع کیا۔ توحید و سنت کی تعلیم دی اور شرک و بدعت کی خباثت سے احتیاط کرنے اور شریعت پر عمل کرنے کا پورا عادی بنایا' ان کے حالات میں کتابیں بھی ہیں اور ان کا تذکرہ دور دور پھیلا۔ ان کے بعد انہی کے پوتے حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا' لوگ جنہیں امام المسلمین اور تیرھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں اور ہم نے اپنے بزرگوں کو اور دیوبند کے بزرگوں کو اور اس کے آس پاس دہلی کے بزرگوں کو دیکھا ہے کہ ان کا نام بڑے ادب سے لیتے تھے۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ فرماتے تھے کہ حضرت سید احمد شہیدؒ وہ بزرگ تھے جن کی وجہ سے ہم لوگ مسلمان ہیں اور اسلام پر پورا عمل کر رہے ہیں۔ سید صاحب کی تحریک سے سارا ہندوستان متاثر ہوا۔ انہوں نے اللہ کے راستہ میں شہادت پائی۔ ان کا یہ حال تھا کہ وہ جدھر سے گزر جاتے تھے' کسی شہر میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاتے تھے تو وہاں سے شرک و بدعت کافور ہوجاتی تھی اور اس کا نام مٹ جاتا تھا' اور لوگ حرام پیشہ چھوڑ دیا کرتے تھے' اخلاق ان کے سدھر جایا کرتے تھے' پاکیزگی ان میں پیدا ہوجاتی تھی' اللہ کا ڈر پیدا ہوجاتا تھا۔ مخلوق خدا کا خیال پیدا ہوجاتا تھا' بڑی بڑی کتابیں ان کے حالات پر لکھی گئی ہیں۔ انگریزی میں بھی اور عربی میں بھی' اردو اور فارسی میں بھی۔ ان کا ذکر کسی پڑھے لکھے آدمی کے سامنے کرکے دیکھئے' یہاں سے

لے کر افغانستان تک سب ان سے واقف ہیں۔

ان کے بعد حضرت خواجہ احمد صاحب نصیر آبادیؒ کی وجہ سے بہت دور تک اتباع سنت کا رواج پھیلا اور شرک و بدعت سے نفرت ہوئی اور پھر آخر میں حضرت مولانا سید محمد امین صاحب نصیر آبادیؒ جن کے دیکھنے والے ابھی زندہ ہوں گے، وہ بھی اس خاندان کے تھے، ان کی وجہ سے یہاں سے جونپور تک اور اعظم گڑھ تک اور آس پاس کے جتنے اضلاع ہیں، ان میں سنت کا نور پھیلا اور توحید کا عقیدہ پھیلا، شرک و بدعت سے نفرت پیدا ہوئی، جب ہم ندوۃ العلماء میں پڑھتے تھے، وہاں ایک بڑے عالم تھے مولانا شبلی فقیہ، ان سے ہم فقہ کی کتابیں پڑھتے تھے، وہ کہنے لگے کہ دیکھو ہمارے اعظم گڑھ میں کوئی شرک و بدعت کو نہیں جانتا، ہم نے کہا الحمد للہ! خوشی کی بات ہے، فرمایا: جانتے ہو کیوں؟ ہم نے کہا: فرمایئے، فرمایا کہ حضرت خواجہ احمد صاحب نصیر آبادیؒ اور مولانا محمد امین صاحبؒ کی وجہ سے، ان کی آواز وہاں تک پہنچی یا قدم مبارک پہنچے تو شہر کا شہر صاف ہو گیا۔

اگر توحید وسنت نہیں ہے تو چاہے ہوا میں اڑے، چاہے پانی پر چلے، چاہے سارا دن ساری رات نماز پڑھے تو کوئی فائدہ نہیں ہے، اصل چیز توحید و سنت ہے، یہی دین کی بنیاد ہے، یہ دین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، اس دین کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنا ہے۔ دین کے ایک ایک حکم کا پابند ہونا ہے، اس کا ادب کرنا ہے، شرک و بدعت کے سایہ سے دور رہنا ہے، اور دل سے اس سے نفرت کرنا ہے، یہ دین کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے اللہ! ہمیں اس کی توفیق دے۔

قدیم مذاہب جو ناکام ہوئے وہ اس لئے کہ اخیر میں جا کر بے اصل ہو گئے کہ ان میں وہ غلط عقائد شامل ہو گئے، رسم و رواج شامل ہو گئے، وہ مذہب، مذہب نہیں رہا بلکہ ایک رواج بن گیا۔ ان کے بزرگ یوں کیا کرتے ہیں اور ہمارے بزرگ یوں کیا کرتے تھے۔ اس طرح عبادتیں کرنی چاہئیں، اس طرح بلانا چاہئے، اس طرح پہننا چاہئے، اس طرح تعظیم کرنی چاہئے، اس طرح بزرگوں کے مزار پر سر جھکانا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے، کیسے کیسے رواج و فضول خرچی، شادی بیاہ میں کیسی کیسی رسمیں شامل ہو گئیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

ہندو مذہب کو دیکھ لیجئے، جین مذہب کو دیکھئے سب رواجوں کا نام ہے، ہمارے خاندان میں بھی اس طرح ہوتا آیا ہے، اور یہ ہمارے یہاں کا دستور ہے ہم تو یہ کریں گے۔ اللہ کا حکم کیا ہے؟ اس کے رسول کا حکم کیا ہے؟ دین کیا کہتا ہے؟ کتابیں اور آسمانی صحیفے کیا کہتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا کہتی ہے، اس سے بحث نہیں، ایسا ہوتا آیا ہے:

”ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسے
ہی کرتے پایا ہے ہم تو وہی کریں گے۔“

(زخرف:۳)

اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس مضمون کو اپنے ذہن میں تازہ رکھنا چاہئے، جب چیز بھولی بسری ہو جاتی ہے تو اس کا اثر نہیں رہتا، کبھی کبھی اس بات کو تازہ کر لینا چاہئے۔ سوچنا چاہئے، اپنے ذہن کو بیدار کرنا چاہئے کہ ہم کہاں، کس جگہ ہیں؟ یہاں کیسے کیسے لوگ تھے؟ کیا ان کی دعوت تھی؟ کس چیز کے لئے انہوں نے قربانیاں دیں؟ جان و مال عزت و آبرو سب اس پر لگا دی، وہ یہ کہ صرف ایک خدائے واحد کی عبادت کرو، اس کے سوا کسی کو کارساز کسی کو مددگار، کسی کو مشکل کشا، اور کسی کو حاجت روا نہ سمجھا جائے، وہی ہے جو دیتا ہے، وہی ہے جو عزت دیتا ہے، وہی ہے جو روزی دیتا ہے، وہی ہے جو اولاد دیتا ہے، وہی ہے جو صحت دیتا ہے، وہی ہے جو زندگی بڑھاتا ہے "الا لہ الخلق والامر" اس کا کام ہے پیدا کرنا، حکومت چلانا، انتظام کرنا۔

میرے عزیزو! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ اللہ کا شکر ادا کریں، اللہ تعالیٰ آپ کے والدین کو جزائے خیر دے اور اللہ ان کا سایہ قائم رکھے، اگر زندہ ہیں اور اگر دنیا سے چلے گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے کہ انہوں نے آپ کو کسی انگریزی اسکول میں نہیں بھیجا ورنہ آپ کچھ نہ جانتے کہ آپ کون ہیں؟ اور کس نے یہ دنیا بنائی ہے؟ اور کس لئے بنائی ہے؟ کس طرح اس کو راضی کرنا چاہئے؟ اور کیا اس کی رضا و خوشی کے کام ہیں؟ کیا حرام ہے کیا حلال ہے؟ کیا صحیح عقیدہ ہے کیا غلط عقیدہ ہے؟ کیا گمراہی ہے؟ کچھ نہیں جانتے، وہاں یہ چیزیں بتائی ہی نہیں جاتیں، وہاں تو بس یہ ہے کہ فارغ ہو جائے، کوئی چھوٹی موٹی نوکری مل جائے جس سے اپنا پیٹ بھر سکیں اور اپنا گھر چلا سکیں، باقی نہ عقیدہ، نہ اخلاق، نہ تربیت اور نہ صحیح انسانیت، کچھ نہیں، اس پر شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی، جب چیز کی اہمیت دل میں نہیں ہوتی تو آدمی اس کا شکر نہیں ادا کرتا، تو یہ بہت بڑی دولت سے محرومی ہوگی۔

قرآن شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے! اگر تم شکر کرو گے تو اور زیادہ تم کو دوں گا، تو قرآن مجید میں شکر ادا کرنے کی اس کے جاننے کی اور محسن کے پہچاننے کی بڑی تاکید آئی ہے، تو آپ شکر کریں کہ اللہ نے والدین کو، ہمارے سرپرستوں کی توفیق دی جنہوں نے ہمیں یہاں بھیجا تاکہ ایسی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کریں، جہاں صحیح عقیدہ بتایا جاتا ہے، اور جہاں دین سکھایا جاتا ہے،



www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اخلاق بتایا جاتا ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی تعلیم اور سنتوں پر چلنے کی ترغیب دی جاتی ہے' اگر شکر کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگا یعنی اگر تم شکر کرو گے تو اور زیادہ دیں گے' اور یہ کچھ نہ خیال کیا' بس درجہ میں گئے' پڑھ لیا' کھانا کھالیا' نماز کا وقت آیا تو نماز پڑھ لی لیکن یہ پتہ نہیں کہ ہم کہاں ہیں؟ یہاں کی کیا خصوصیت ہے؟ یہاں کی کیا تعلیم ہے؟ یہ کس بنیاد پر قائم ہے؟ تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ مسجد جو خدا کے خوف پر قائم کی گئی' اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی' وہ زیادہ اس کی مستحق ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو' ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مقدر فرمایا کہ آپ اس مدرسہ میں آئے جو صحیح عقیدہ کا مرکز ہے' صحیح العقیدہ قصبے کے قریب واقع ہے' اللہ تعالیٰ اس کے بانی اول مولانا محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ انہوں نے اسی جذبہ سے اسے قائم کیا کہ یہاں صحیح دین سکھایا جائے' طالب علموں کو داعی بنایا جائے' ان کو معلم بنایا جائے' ان کو نمونہ بنایا جائے' نہ صرف خاندان کے لئے بلکہ قصبات کے لئے بھی' بلکہ اس سے بڑھ کر سارے عالم کے لئے ان کو تیار کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ تعلیم حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں' اللہ تعالیٰ نے اس امت کی قسمت دین سے وابستہ کی ہے' ہم جو چیز بار بار پڑھتے ہیں تو خیال نہیں آتا' بڑے غور کرنے کی بات ہے کہ جب پہلی وحی نازل ہوئی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تقریباً پانچ چھ سو برس بعد یہ عزت انسانیت کو ملی ہے' صحیح نسل کو ملی ہے' ایک ہستی کو' ایک مخلوق کو جن کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے' جو مکہ کے رہنے والے تھے' نبوت کے لئے ان کا انتخاب فرمایا۔ وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے' وہ "امی" تھے اور قرآن مجید میں بھی یہ لفظ بار بار آتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروجہ تعلیم حاصل ہی نہیں کی' تو آپ نبی امیؐ ہیں اور یہ قوم بھی امی کہلاتی ہے' کیونکہ وہ قوم بھی ان پڑھ تھی بلکہ وہ کہا کرتے تھے "نحن امۃ امیون" فخر کے طور پر کہتے تھے کہ ہم ان پڑھ لوگ ہیں' اس کو بے عزتی کی بات نہیں سمجھتے تھے' ایسے انداز سے کہتے تھے کہ اس پر فخر ہو' ہم لوگ پڑھے لکھے لوگ نہیں ہیں' کہ پڑھے لکھے لوگ معلوم نہیں کیا کیا کرتے ہیں' کیسی کیسی چالاکی کرتے ہیں' اس لئے وہ کہتے تھے کہ ہم ان پڑھ لوگ ہیں' یہودی بھی کہتے تھے کہ ان کو تکلیف پہنچانا یا ان کی کسی چیز پر قبضہ کر لینا گناہ نہیں ہے' یہ امی لوگ ہیں' ان کو تکلیف دینے سے' ان کی چیز پر قبضہ کر لینے سے کوئی گناہ نہیں ہوا کرتا' جیسے آدمی جانوروں سے کہے کہ اس کے مارنے' اسے ہنکا لینے یا تکلیف دینے یا اس سے کام لینے میں کوئی حرج نہیں۔

ایسے نبی امی پر' ایسی امت امیہ پر اور ایسے امی مقام و شہر میں پہلی وحی نازل ہو رہی ہے اور آسمان سے رشتہ قائم ہو رہا ہے' اور جس چیز سے رشتہ قائم ہو رہا ہے' اور چھ سو برس کے بعد قائم ہو رہا ہے' اس کے پہلے پیغام میں کیا کہا جاتا؟ پتہ نہیں کیا کیا چیزیں ہیں کہنے کی' پورا قرآن شریف بھرا ہوا ہے' اور آپ پڑھیں گے' اور عربی سمجھنے لگیں گے' کہ معلوم نہیں کیا کیا علوم اور اعلیٰ درجہ کے حقائق' اور کیا کیا خرابیاں ان کے اندر تھیں' وہ ایسی تھیں کہ ان میں سے کسی ایک کو نشانہ بنایا جا سکتا تھا کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کرنا' جو چیز اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے اس کو مت کرنا' اور ایسے ہی بہت سی بداخلاقیاں تھیں' لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے' لیکن اس وحی کے ذریعہ جو پہلی تعلیم دی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ پڑھو' کتنے ایسے لوگ ہیں جو کتابوں کے مصنف ہیں لیکن ان کو ظلم کرنے میں' جھوٹ بولنے میں' لوگوں کو غلام بنانے میں' اپنی خواہش پوری کرنے میں کوئی عار نہیں ہوتا۔

ایک ہندوستانی فلسفی لندن گئے' وہاں کسی نے کہا کہ دیکھئے' چند گھنٹہ میں ہم ہوائی جہاز کے ذریعہ پیرس پہنچ سکتے ہیں' سمندر پار کر سکتے ہیں' تو ہمیں اڑنا بھی آتا ہے اور تیرنا بھی آتا ہے' انہوں نے کہا لیکن زمین پر چلنا نہیں آتا' زمین پر آدمی کی طرح چلنا نہیں سیکھا' متکبروں کی طرح چلتے ہو' ظالموں کی طرح چلتے ہو' بس خالی علم کافی نہیں ہے' بلکہ وہ علم جو اللہ کے نام شروع ہو۔ صرف یہ نہیں کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ لی جائے بلکہ اللہ کی محبت سے شروع ہو' اللہ کے خوف سے شروع ہو' اللہ کے احکامات و ہدایت معلوم کرنے سے شروع ہو' ادب و تعظیم کے ساتھ شروع ہو' اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی اور آپ کے لئے یہ جگہ بھی منتخب کی اور آپ کو توفیق دی کہ آپ قرآن و حدیث کا علم پڑھیں' جس سے عقائد صحیح ہوں تاکہ آپ گناہوں سے بچیں' گناہوں کی قباحت' گناہوں کی خرابی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچیں' اس پر شکر ادا کرنا چاہئے' شکر ادا کرنے سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے' اس پر شکر کیا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس جگہ کا اور اس مدرسہ کا انتخاب کیا' آپ کی عمر کے لوگ' کنبہ و خاندان کے بچے ایسے اسکولوں اور کالجوں میں پڑھتے ہیں' جہاں دیومالائی تعلیم دی جاتی ہے لیکن اللہ نے آپ کو بچایا۔ آپ شکر ادا کریں' استعداد پیدا کریں' اعتراف کریں' انشاء اللہ عمر میں برکت ہوگی' علم میں برکت ہوگی' یہی مقصد ہے کہ آپ کو صحیح عقائد معلوم ہونا چاہئیں کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والی صرف ایک خدا کی



www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ذات ہے' خدا ہی پیدا کرنے والا ہے وہی چلانے والا ہے وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ: ''ہوجا'' تو وہ چیز ہوجاتی ہے' اس میں نہ کسی نبی کا دخل ہے' نہ کسی ولی وابدال کا دخل ہے' نہ کسی فرشتہ کا دخل ہے' وہی اولاد دیتا ہے' وہی روزی دیتا ہے' وہی مارتا ہے' وہی جلاتا ہے' یاد رکھئے اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور اسی کا کام ہے اس کو چلانا اور انتظام کرنا۔

آپ ایسی جگہ ہیں جہاں صحیح عقیدہ کی تعلیم دی جاتی ہے' کتاب وسنت کی تعلیم دی جاتی ہے' نمازوں کی پابندی کی جاتی ہے' یہاں مسجد بنی ہوئی ہے' پانچوں وقت کی نماز پڑھتے ہیں' دین کی تعلیم ہوتی ہے' قرآن کی تعلیم ہوتی ہے' اور قرآن وسنت کی تعلیم دی جاتی ہے' دینی مسائل آپ کو حلال وحرام کے' جائز وناجائز کے یہاں بتائے جاتے ہیں' ان کو آپ گھروں میں پہنچائیں' خاندانوں میں پہنچائیں' اور نیت کریں کہ آپ ایسے علاقہ کے رہنے والے ہیں کہ جہاں کی آواز افغانستان اور غزنی تک سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ پہنچی' جو اسی علاقہ کے رہنے والے تھے۔ ان کے بعد مولانا خواجہ احمد صاحب پیدا ہوئے جو بہت بڑے بزرگ تھے' بہت سے لوگ ان سے فیضیاب ہوئے اور ولایت پائی۔ اس کے بعد مولانا محمد امین صاحب جو دین کے داعی و مبلغ اور شرک و بدعت کے سخت مخالف تھے' جن لوگوں نے ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا شرک و بدعت سے نفرت کرنے لگے' یہ باتیں ذہن میں تازہ رکھئے اور اساتذہ کو بھی چاہئے کہ وہ بھی یاد رکھیں اور طلبا کو شوق دلائیں۔

(بشکریہ ماہنامہ ''تعمیر حیات'' لکھنؤ)

☆☆..........☆☆

# نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

عطا قدموں میں ہو دائم حضوری' یارسول اللہ
ہے اب ناقابل برداشت دوری' یارسول اللہ

عنایت ہو اگر اک لمحہ اپنی خاص خلوت کا
مجھے اک عرض کرنی ہے ضروری' یا رسول اللہ

اجازت ہو تو کچھ چشمان تر سے بھی بیاں کرلوں
ابھی ہے داستان غم ادھوری' یا رسول اللہ

مری غایت تمنا ہے در اقدس کی دربانی
زہے عزت اگر ہوجائے پوری' یا رسول اللہ

مدینے ہی میں آکر راحت وتسکین پاتی ہے
دل فرقت زدہ کی ناصبوری' یا رسول اللہ

دم رخصت نفیس اشکوں سے تر ہے' رحم فرماؤ
خدارا اک جھلک ہلکی سی' نوری' یا رسول اللہ

ختم نبوۃ

# روح کی غذا

شیخ الاسلام حضرت مولانا
سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ

## مادہ پرستی:

روح کے سوال پر جو آندھی پہلے چلی تھی وہ آج بھی چل رہی ہے۔ مادہ پرستی جس کو کہتے ہیں وہ یہی بدن کی پرستش ہے۔ بدن کی پرستش کے لئے بڑی عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں‘ تعلیم بھی بدن کی پرستش کے لئے ہوتی ہے‘ زراعت بھی بدن کی پرستش کے لئے ہوتی ہے‘ ڈاکٹری بھی اسی کے لئے ہوتی ہے‘ انجینئری بھی بدن کی پرستش اور آسائش کے لئے ہوتی ہے‘ غرض کوششوں کی آندھی ہے جو چل نکلی ہے۔ تھمنے کا نام نہیں لیتی‘ یہ سب چیزیں اور ساری کوششیں بدن ہی کی خدمت کے لئے ہوتی ہیں‘ یہی مادہ پرستی ہے‘ مادہ پرستی میں مبتلا ہو کر انسان روح کی طرف سے پورے طور پر غافل ہو گیا ہے۔

## انسان کی بے وقوفی:

روح جسم کی حقیقت ہے‘ مگر انسان روح کے لئے کچھ نہیں کرتا‘ یہ بڑی بے وقوفی کی بات ہے کہ انسان عقلمند ہونے کا دعویٰ تو کرتا ہے‘ مگر کام بے عقلی کا کرتا ہے‘ جو بیکار چیز کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ انسان کی عقل تو دیکھو کہ بدن میں درد ہے تو علاج کے لئے لباس کی طرف متوجہ ہو گیا‘ اگر بدن میں درد ہے تو کیا یہ عقلمندی ہے کہ اس درد کو دور کرنے کے لئے لباس کی خدمت کرے؟ اگر بدن زخمی ہے‘ اس میں بیماری ہے تو کیا بدن کے اوپر کے کپڑوں کی خدمت کرنے سے فائدہ پہنچے گا؟ کیا نئے نئے کپڑے پہنا کر بدن کی بیماری دور کر دی جاسکتی ہے؟ کیا نئی نئی پوشاکوں سے بدن کو زینت بخش کر اس کے زخموں کا علاج کیا جاسکتا ہے؟ بدن کے اندر تکالیف ہوں‘ بیماریاں ہوں‘ بدن میں درد ہو‘ وہ لاغر ہو گیا ہو‘ وہ کمزور و ناتواں ہو گیا ہو تو کیا بدن کے اوپر نئے نئے کپڑوں اور نئی نئی پوشاکوں کے ڈال دینے یا اسے بدن پر پہنا دینے سے وہ تکلیفیں‘ وہ بیماریاں‘ وہ درد اور اس کی لاغری و ناتوانی دور ہو سکتی ہے؟

میرے بھائیو! سوچو اور خوب غور کرو کہ کیا ہم ایسا نہیں کر رہے ہیں؟ اور کیا ایسی صورت میں ہمارا یہ کام دانائی کا ہے؟ بدن کا درد دور کرنے کے لئے بدن کا علاج کرنا چاہئے‘ اس کے اندر بیماری ہے تو اس بیماری اور تکلیف کو دور کرنے کے لئے علاج کرنا چاہئے‘ جس طرح بدن تکلیف اور بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے‘ اسی طرح روح کی بھی تکالیف اور بیماریاں ہیں‘ ہر زمانہ میں روح کی خبر گیری کرنا سکھانے کے لئے پیغمبروں نے بہت کوششیں کیں‘ روح کی خبر گیری کرنے کو انہوں نے ازحد ضروری سمجھا۔

آج بھی بے وقوفی کا چاروں طرف دور دورہ ہے۔ مادیت کا زور ہے جس میں سوائے تباہی کے اور کچھ نہیں‘ کیونکہ انسان اس بے وقوفی میں مبتلا ہے کہ زندگی اس دنیا ہی کی ہے اور اس کے بعد کچھ نہیں۔ اس بے وقوفی کی وجہ سے انسان دنیا میں غرق ہو گیا ہے‘ حالانکہ دنیا کی زندگی بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”مجھ کو دنیا سے کیا کام‘ میرا تو دنیا میں ایسا معاملہ ہے کہ ایک سوار ہے جو چلا جارہا ہے۔“

## دنیا کی زندگی کی مثال:

دنیا کی زندگی کی بس اتنی حقیقت ہے کہ ایک سوار ایک مقام سے نکلا ہے اس کا مقصد دوسرے مقام پر پہنچنا ہے۔ وہی اس کی منزل ہے‘ اگر وہ سوار یا مسافر دوسرے مقام تک جانے والے راستہ ہی کو منزل سمجھ لے‘ اور اسی کو مقصد قرار دے لے تو یہ اس کی نادانی ہے‘ یہی حال ان انسانوں کا ہے جو دنیا ہی کو منزل سمجھ بیٹھے ہیں۔ اسی لئے آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں استغراق سے منع فرمایا ہے‘ دنیا سے...... وہ راستہ گزرتا ہے جو منزل تک چلا گیا ہے‘ مگر ٹھہرنا تو صرف منزل پر ہوتا ہے۔ اس منزل میں ٹھہرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے۔ اس کی طرف آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ مبذول فرمائی ہے:

”آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں‘ ان میں سے ہر ایک کے لئے جو مکان بنایا وہ کچی اینٹوں کا تھا‘ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے حجروں میں جایا کرتا تھا تو میرا سر حجروں کی چھتوں سے لگ جایا کرتا تھا، حضور اکرم ﷺ نے ان مکانوں کی دیواریں کچی اینٹوں کی کس لئے تعمیر فرمائیں؟ کیا آپ چاہتے تو پختہ مکانات تعمیر نہیں کرواسکتے تھے۔ آپ کے پاس ہزاروں نہیں لاکھوں دینار آتے تھے، آپ ﷺ نے ان میں سے نہ اپنے لئے، نہ ازواج مطہرات کے لئے، نہ ہی اپنی اولاد کے لئے، نہ حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے، نہ اپنی بیٹی کے لئے، کسی کے لئے کچھ نہیں لیا۔ حضور اکرم ﷺ نے دنیا کے آرام کو بے کار سمجھا، اسی لئے آپ نے بلند اور پختہ وسیع اور کشادہ مکانات تعمیر نہیں فرمائے۔"

حضور اکرم ﷺ کے مکانات کو عبدالملک بن مروان نے اپنی نظامت کے دنوں میں تڑوا کر مسجد میں شامل کردیا۔ اسی زمانہ میں اس وقت کے اکابرین نے کہا تھا کہ کاش! ان حجروں کو نہ توڑتا، تاکہ دیکھنے والے دیکھتے کہ حضور اکرم ﷺ نے کیسی زندگی گزاری اور آپ ﷺ کے مکانات کیسے تھے؟ آقائے نامدار ﷺ کو دولت کی کمی نہیں تھی، اللہ نے اپنے رسول سے پوچھا کہ آپ چاہیں تو پہاڑ سونے کے کردیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ فرمائیں تو رب العالمین آپ ﷺ کو بادشاہ بنادے گا، جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہت دی گئی تھی۔ ہمارے آقائے نامدار ﷺ نے نہ پہاڑ سونے کے مانگے، نہ سنگریزوں کو سونا بنادینے کی خواہش ظاہر کی اور نہ بادشاہت مانگی، اس بادشاہت، سونے کے انبوہ اور دولت کے عوض آپ نے اللہ سے کیا مانگا؟ التجا کی تو یہ کہ "اے اللہ! مجھے مسکین رکھ، میری اولاد کو مسکینی دے، اور آخرت میں بھی مجھے مسکینوں میں اٹھا" ہمارے آقا ﷺ نے سیم و زر بالکل نہیں مانگا، کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ دنیا فانی ہے اس بدن کی خدمت میں لگ جانا عبث ہے، آخرت کے لئے تیاری ضروری ہے اور روح کے لئے سامان فراہم کرنا ہے، اسی لئے آپ ﷺ نے سونا چاندی کی طلب نہ کی اور اسے اپنے آپ سے دور رکھا۔ آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بچوں کو یعنی حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک دن چاندی کے کڑے پہنادیئے، دونوں نواسے نانا ﷺ کے پاس آئے۔ آقائے نامدار ﷺ نے دیکھا تو انہیں لوٹا دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماں کے پاس آکر رونے لگے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کو کیوں لوٹا دیا تھا؟ صرف اس لئے کہ چاندی کے کڑے انہیں پہنادیئے گئے تھے، جب چاندی کے کڑے نکال کر انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا گیا تو آپ ﷺ نے حسب معمول اپنے پاس بلالیا۔ یہ تھا سونے چاندی سے حضور اکرم ﷺ کا سلوک اور آپ کی تربیت۔

### اپنی اولاد کے لئے حضورؐ نے کیا مانگا؟

آقائے نامدار ﷺ نے اپنی اولاد کے لئے اللہ سے کیا مانگا؟ دعا کی "اے اللہ! محمد کی اولاد کو ضرورت کے موافق دے نہ زیادہ نہ کم" اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کبھی اہل بیت کو بادشاہی نہیں ملی۔ آپ ﷺ کی اولاد کو امامت ملی، ولایت ملی، اللہ کا قرب ملا۔ آپ ﷺ کی اولاد نے تقرب الٰہی کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجے پائے، روح کی پاکیزگی کے لئے ہمیشہ مصروف رہے، آپ کی اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسنین رضی اللہ عنہما، حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تمام کے تمام روحانیت کے اعلیٰ مدارج کے حصول میں مشغول رہے۔

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سجاد تھا، بہت زیادہ سجدے کرنے والے، کثرت عبادت کی وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔ اب زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام رہ گیا، آپ بڑے عبادت گزار تھے۔ آپ کو بادشاہی تو نہیں ملی، مگر آپ کے لئے اللہ کے بندوں کے دلوں میں جگہ تھی، حج کے موقعہ پر ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان بھی حج کو آیا تھا، اس نے دیکھا کہ لوگ ایک شخص کا بہت ادب کررہے ہیں۔ اس پر اس نے تعجب کیا کہ کون شخص ہے، جس کا لوگ اس قدر ادب کررہے ہیں؟ اس نے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ ابن مروان حاکم تھا مگر لوگ اس کا ادب اس قدر نہیں کررہے تھے یہ تھی مقبولیت جو اللہ کے رسول ﷺ کی اولاد کو حاصل تھی، حکومت نہیں تھی، مگر دلوں میں جگہ تھی، یہ عبادت الٰہی کی برکات تھیں۔

اے بھائیو! روح کی بیماریوں کو دور کرو، بدقسمتی سے مسلمان بھی دنیا کے ساتھ غلط راستے پر جارہے ہیں۔ مسلمانوں کو روح کی بھلائی کے لئے کام کرنا چاہئے، آخرت میں یہی کام آنے والی چیز ہے، اس سے ہم جنت میں جاسکیں گے۔

اے ایمان والو! اللہ کا ذکر خوب کرو، اس کی تعریف بیان کرو، اس کی رحمتیں تم پر صبح و شام برستی رہتی ہیں، تم اندھیروں سے نکل جاؤ، ناپاکیوں سے نکل جاؤ، خرابیوں سے پاک ہوجاؤ، ایمان والوں پر اللہ کے بہت بڑے احسانات ہیں۔ ان کے لئے بڑے بڑے درجے ہیں، قیامت میں ایمان والوں کے لئے بہت بڑا اجر ہے، بہت بڑا مرتبہ ہے، بہت بڑا اعزاز ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کیا جائے گا، فرشتے تمہیں سلام کریں گے۔ سلام ہر کس و ناکس کو

ختم نبوة

نہیں کیا جاتا' بڑھی کو سلام کیا جاتا ہے' بزرگوں اور نیکوں کو سلام کیا جائے گا' جس وقت وہاں ملاقات ہوگی' ایمانداروں کو آپس میں بھی سلام ہوگا' اور خطاب ہوگا تمہارے لئے بہت معزز اجر ہے' مسلمانو! ذکر کرو اللہ کا' عبادت کرو اللہ کی' اس معزز اجر کو حاصل کرنے کے لئے صبح و شام کوشش کرو۔ اللہ کی یاد کرو' غفلت چھوڑ دو' غفلت چھوڑ دو' غفلت کے پاس بھی نہ جاؤ۔

### ذکر اللہ کا حکم:

اللہ نے ذکر کا حکم دیا ہے' یہ نہیں کہا کہ ذکر کرو دل سے' یہ نہیں فرمایا کہ ذکر کرو روح سے' بلکہ ذکر کرنے کا حکم دیا ہے' جس طرح انسان کے جسم کے اعضاء ہیں' اسی طرح روح کے بھی اعضاء ہیں' جاننے والے جانتے ہیں کہ جسم کے اعضاء کیا ہیں' بہت سارے اعضائے جسم نظر آتے ہیں آپ کو بہت سارے اعضاء نظر نہیں آتے' کیونکہ جسم کے اندر ہوتے ہیں' جراح ان کو بھی ..... جانتے ہیں' کیونکہ انہیں دیکھنے کے موقع حاصل رہتے ہیں' کسی کو کم کسی کو زیادہ۔

### روح کے اعضا:

اسی طرح روح کے بھی اعضا ہیں۔ سب نہیں جانتے' مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ جس طرح دل ایک عضو ہے' اخفا بھی ایک عضو ہے۔ اللہ کا ذکر اخفا سے ہو' خفی ہو یا جلی۔ اللہ نے ذکر کرنے کو کہا ہے' یہ نہیں کہا کہ کھڑے رہ کر کرو یا بیٹھ کر کرو' بلکہ جس طرح چاہو کرو' مگر ذکر کرو۔

### ذکر کے لئے قید نہیں:

نماز کے لئے کہا گیا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے' اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو' بیٹھ کر پڑھے' اگر بیٹھ کر بھی پوری طرح رکوع و سجود کی ادائیگی نہ ہو سکے تو اشارے سے پڑھے۔ اگر بیٹھنا بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر اشاروں سے پڑھے' یہ پابندیاں ہیں اور یہ شرائط ہیں نماز کی' مگر ذکر کے لئے اجازت دے دی گئی ہے کہ تم جس طرح چاہو کرو' کوئی قید نہیں لگائی نماز کے لئے وضو شرط ہے' نماز کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ناف سے لیکر گھٹنوں تک کا حصہ کھلا نہ ہو' ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ ذکر کے لئے کوئی قید نہیں۔

### ذکر کی کوئی تعداد متعین نہیں:

نماز کے لئے وقت مقرر ہے' اگر سورج نکل رہا ہو' سر پر ہو یا ڈوب رہا ہو' تو نماز نہیں ہوتی' مگر ذکر کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں' فرض نمازوں کے لئے رکعتوں کا تعین ہے۔ اتنی رکعتیں صبح کی' اتنی ظہر کی اور اتنی عصر و مغرب اور عشاء کی' سنتوں کے لئے رکعتوں کا تعین ہے اور پھر سنن و فرائض میں تقدیم و تاخیر کا لحاظ بھی احسن ہے مگر ذکر اللہ کے لئے ایسی کوئی تقدیم و تاخیر نہیں' تعداد کی کوئی قید نہیں' ہزار بار کرو' لاکھ بار کرو' ذکر کی عام اجازت ہے' جس قدر بھی ہو ذکر کرو۔

### ذاکر کا مرتبہ:

آقائے نامدار ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! قیامت کے دن سب سے زیادہ افضل اور برتر کون ہوگا؟ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ کا ذکر زیادہ کرنے والے ہوں گے" آقائے نامدار ﷺ ہمیشہ ذکر اللہ میں رہتے تھے' کسی وقت بھی اس سے غافل نہیں رہتے تھے' حضور اکرم ﷺ عام طور پر ہنستے نہیں تھے۔ اللہ کا خوف ہمیشہ دامن گیر رہتا تھا' ایک مرتبہ فرمایا: اے لوگو! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں' اگر تم اتنا جانتے' جتنا میں جانتا ہوں تو تم نہ ہنستے اور نہ اپنی عورتوں سے لذت پکڑتے' تم جنگل میں نکل جاتے' مسلمانو! اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے اللہ سے ڈرو' خوف الٰہی کے تقاضے جس نے پورے کئے' اس نے گویا اپنی عاقبت سنوار لی' جس نے عاقبت سنوار لی وہی عقلمند ہے اور فائدہ میں ہے' بندوں پر اللہ تعالیٰ کے احسانات بے انتہا ہیں۔ مالک حقیقی کی کس قدر عنایت ہم پر ہے کہ اس نے ہمیں نوازا ہم گندگی سے بنے' گندے نطفے سے ہماری پیدائش ہوئی لیکن ہم پر اللہ کی عنایات ہیں' باوجود اتنے انعامات کے ہم اس کی طرف سے غافل ہیں۔ اللہ نے ایسے بیش بہا انعامات دیئے کہ اگر صرف ایک نعمت کی قیمت دنیا کے خزانوں سے لگائیں تو بھی قیمت پوری نہ ہو' باجود ان عنایتوں کے ہم کس قدر کوتاہی کرنے والے ہیں۔ بال بچوں کی فکر ہے' کمائی کی فکر ہے' دنیا کی طلب ہے لیکن ذکر اللہ نہیں کرتے۔ یاد رکھو! جب ہم ذکر کرتے ہیں اللہ کا' تو اللہ ذکر کرتا ہے فرشتوں میں ذاکر کا' یہ ہے اعزاز ذاکر کا اور یہ کس قدر بڑی بات ہے کہ مالک اپنے بندے کا ذکر کرے اور اس پر فخر کرے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ کو یاد کرتا ہے' اس کے ساتھ اللہ ہوتا ہے' جب تک بندہ اللہ کی یاد میں رہے گا تب تک بندہ کے ساتھ اللہ کی معیت ہوتی ہے۔

بعض بے وقوف کہتے ہیں کہ زبانی ذکر سے کیا فائدہ؟ ایسا کہنے والے نادان ہوتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک بندے کے ہونٹ اللہ کے ذکر میں ہلتے ہیں' اللہ بندے کے ساتھ ہوتا ہے' دنیا کا محاورہ ہے "پرواہ نہ کر میں تیرے ساتھ ہوں" اسی طرح زبان سے اللہ کا ذکر کرنے والے کو کسی کی پرواہ نہیں۔ کیونکہ اس کے ساتھ اللہ ہوتا ہے' جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ زبانی ذکر کرنے سے فائدہ نہیں۔

میرے بھائیو! وہ بڑے بے وقوف ہیں' ان کی غلط باتوں میں گرفتار نہ ہوجانا' بلکہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا' اللہ کو جب اس کا بندہ پکارتا ہے تو مالک جواب دیتا ہے۔

میرے بھائیو! اس سے بڑی بات کیا ہوسکتی ہے کہ غلام اپنے آقا کو اور اپنے مالک کو پکارے تو مالک جواب دے' بندہ ایک قدم مالک کی طرف بڑھتا ہے تو مالک بھی اس کی طرف بڑھتا ہے۔ بندہ چلتا ہے تو مالک کی رحمت اس کی طرف دوڑ کر پہنچتی ہے' اس لئے بزرگو! اللہ کو یاد کرتے رہو' مالک کو پکارتے رہو........ تمام اچھے نام اسی کے ہیں' انسان ناشکرا ہے۔

میرے بزرگو! بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض لوگ چند روز ذکر کرکے چھوڑ بیٹھتے ہیں' کہتے ہیں کچھ نظر نہیں آتا' کچھ معلوم نہیں ہوا' کوئی کرامت نہیں ہوئی' یہ بڑے نادان ہیں۔ بہت ہی بڑے نادان' انسان پر اللہ کا جس قدر احسان ہے کسی مخلوق پر نہیں' وہ احسن تقویم ہے۔ انسان کی تخلیق کے مضمون کے لئے اللہ نے چار قسمیں کھائیں ہیں:

"قسم ہے انجیر کی' زیتون کی' طور سینین کی اور امن والے شہر کی کہ ہم نے انسان کو اچھی سے اچھی صورت پر بنایا۔" (التین آیات ۱تا۴)

جو درجہ انسان کو دیا' نہ سورج کو دیا' نہ چاند کو' نہ جمادات کو' نہ نباتات کو مگر انسان اس قدر نمک حرام ہے کہ اس کی نظیر نہیں۔ تم کو کان دیئے آنکھیں دیں اور تم دنیا کے خزانے خرچ کرنے والے ہو' زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے تمہارے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ مکھی یا مچھر کو اپنے قبضہ میں لاتے' تم پر مالک کے کتنے احسانات ہیں کہ تمہارے لئے ہر چیز مسخر کردی گئی۔ بکری' گائے اور بھینس وغیرہ کو مسخر کردیا' جاندار اور سورج مسخر کرکے ان پر فرشتوں کو مقرر فرمادیا' رات دن اپنے کام میں یہ مصروف رہتے ہیں۔ اور اے انسانو! تم اس طرح محفوظ ہوکر اگر تمہاری حفاظت نہ کی جاتی تو جنات اور شیاطین تم پر جھپٹ جاتے' تمہیں اچک لیتے' حشرات الارض تمہیں کھاجاتے مگر انسان ناشکرا ہے' ان احسانات کے لئے مالک کا شکر گزار نہیں ہوتا۔ سرکشی اور نافرمانی کرتا ہے' اس کے احکامات پر عمل پیرا نہیں ہوتا' یہ سب احسانات اس انسان پر ہیں جو ناپاکی سے پیدا ہوا ہے' پیشاب پاخانہ کی جگہ دھوکر انسان پاک ہوجاتا ہے' مگر جس ناپاکی سے پیدا ہوا ہے' اس کا ایک قطرہ بھی نکل جائے تو پورا جسم ناپاک ہوجاتا ہے' جب تک پورے جسم کو یعنی سر سے لیکر پاؤں تک' ناخن تک دھویا نہیں جاتا تب تک انسان کا جسم پاک نہیں ہوتا' اس ناپاکی سے پیدا شدہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا شرف عطا فرمایا ہے' جانتے ہو! اشرف المخلوقات کا درجہ دیا' سوچو تو سہی' اللہ کی مخلوقات کا کوئی ٹھکانہ ہے؟ کوئی گنتی کرسکتا ہے' کتنی کتنی عجیب و غریب ہیں مخلوقات کی اقسام' کتنی بڑے بڑے طاقت والی مخلوقات ہیں' ان تمام پر انسان کو فضیلت دی۔ ماں کے پیٹ سے نکلے تو تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے' اللہ نے سننے کی طاقت' سمجھنے کی طاقت اور سوچنے کی طاقت دی۔ اللہ تعالیٰ کے لاکھوں احسانات ہیں جن کا کوئی شمار نہیں اور شمار کر بھی نہیں سکتے۔ پھر انسانوں پر احسانات پر احسانات کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ آسمانوں اور زمینوں سے رزق دیتا ہے۔ اللہ آسمانوں سے پانی' زمین سے رزق اور انواع و اقسام کی نعمتیں بخشتا ہے' ان انعاموں اور عنایتوں کے باوجود حقیقی منعم کی یاد سے غافل رہتا ہے۔ تمہارا رب ایسا منعم ہے کہ تمہارے لئے کشتی کو دریا میں لے چلتا ہے' تاکہ تم اس کے رزق کو تلاش کرو' بے شک وہ تمہارے حال پر بہت مہربان ہے' اور جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے (جیسے موج طوفان وغیرہ سے غرق ہونے کا خوف) تو بجز خدا کے اور جتنوں کی تم عبادت کرتے تھے' سب کو بھول جاتے ہو' پھر جب تم کو خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم پھر جاتے ہو اور واقعی انسان ناشکرا ہے۔ (بنی اسرائیل ۲) اس کا دھیان نہیں ہوتا انسان کو۔

میرے بھائیو! کس قدر غفلت ہے کہ ہم منعم حقیقی کی یاد سے غافل ہوجاتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غفلت ہے' میرے بزرگو! بہت بڑی غفلت ہے' اس غفلت کو چھوڑ دو' خواب غفلت سے بیدار ہوجاؤ' اللہ کا ذکر کرو' خوب ذکر کرو' مالک حقیقی کا ہمیشہ ذکر کرتے رہو' کاروبار بھی کرو' اس سے تم کو منع نہیں کیا جاتا' منع کیا جاتا ہے تو اس سے کہ اللہ سے غافل نہ بنو۔ اتنی احتیاط رکھو کہ کاروبار تمہیں کہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کردے' بس اتنا ہی کہا جاتا ہے تم سے' بعض لوگ کہتے ہیں ان کام دھندوں سے فرصت نہیں ملتی اللہ کے ذکر کے لئے' یہ بہت بڑی غلطی ہے' کوئی کاروبار اللہ کے ذکر اور اس کی یاد سے نہیں روک سکتا' تم اپنی مصروفیتوں میں اللہ کو یاد کرسکتے ہو' میں نے ایک فقیر کو عرفات میں دیکھا' بھیک مانگ رہا تھا' مگر اللہ سے غافل نہیں تھا' اللہ کی یاد برابر جاری تھی۔

عزیزو! تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ کے ذکر کا مطلب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر رہبانیت اختیار کرلینا ہے' نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ اللہ کی یاد قائم رکھ کر تم سب کام کرو' صحابہ کرامؓ ایسا ہی کرتے تھے' وہ تجارت کرتے تھے' مگر ذکر اللہ میں مصروف رہتے تھے' جہاد کا وقت آگیا تو جہاد کرتے تھے' نماز کا وقت آگیا تو نماز پڑھتے تھے' مگر اللہ کے ذکر سے کبھی غفلت نہیں برتتے تھے' انہیں

ختم نبوۃ

تجارت غفلت میں نہیں ڈالتی تھی' کسی طرح کی ان میں غفلت نہیں تھی۔

میرے بھائیو! انہیں ہمیشہ فکر رہتی تھی کہ قیامت میں کیا حال ہو گا؟ خوف الٰہی رہتا تھا اس لئے کسی قسم کی مصروفیت اور کسی بھی قسم کی ضرورت انہیں ذکر سے غافل نہیں کر سکتی تھی۔ اللہ کے ذکر کے لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہاتھ سے کام کرو' مگر زبان اللہ کے ذکر میں رہے' مصروف رہو ضروریات میں' مگر اللہ کا ذکر جاری رہے' ذرا کوشش تو کر کے دیکھو۔ یہ کتنا آسان ہے اگر تم نماز پڑھ رہے ہو' مگر خدا سے لو نہیں لگی ہوئی تو اجر پورا نہیں مل سکتا' اللہ سے لو لگاؤ' شروع شروع میں ممکن ہے نہ لگے' مگر بالآخر لگ ہی جاتی ہے۔ اللہ کے خوف کو طاری کر لو اپنے اوپر ہمیشہ' پھر لو لگ جانے میں کوئی کسر باقی نہیں رہتی۔ یہ کتنا غلط ہے کہ دنیا کے کاروبار اللہ کی طرف متوجہ ہونے نہیں دیتے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام بہت بڑے بادشاہ تھے۔ آپ کو اللہ عزوجل نے جانوروں پر بھی حکومت دی تھی۔ سلطنت کا وسیع کاروبار تھا' اس کے باوجود اللہ سے ہمیشہ لو لگائے رہتے تھے' یہ بادشاہت ان کو بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہ بنا سکی۔ تو بھی ہم جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ سے غافل نہ بنو' جو احادیث آیات تمہیں سناتے سمجھاتے ہیں' اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم راہب بن جاؤ' نہیں یہ مطلب نہیں ہے' سب میں رہو' مگر ان مصروفیتوں کے ہو کر نہ رہ جاؤ' صرف اللہ کے ہو کر رہو۔

میرے عزیزو! اگر میں ان احادیث' روایات کو سناتا رہوں جن میں اللہ کے ذکر کی فضیلت ہے تو نہ سنا سکوں' بے انتہا ہے ذکر کی فضیلت۔ آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے: "میں تمہیں ایک عمل بتاؤں جو تمام اعمال سے بہتر ہے' خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پاک' تمہارے درجوں کو زیادہ بلند کرنے والا اللہ کی راہ میں سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے' ایسا جہاد جس میں تم دشمنوں کی گردنیں مارو' اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔" صحابہؓ نے عرض کیا فرمائیے؟ حضور نے فرمایا: "اللہ کا ذکر۔"

بھائیو! اللہ کی تمام صفات کا ذکر کرو' اپنی عمر ضائع نہ کرو' اللہ کی یاد میں جو وقت گزرے گا وہ بے کار اور ضائع نہیں ہوتا۔ ذاکر کی مثال زندہ کی ہے اور غیر ذاکر کی مثال مردہ کی جو زندگی غفلت میں گزرتی ہے وہ مردہ ہے۔ جو اللہ کی یاد میں گزرتی ہے وہی زندگی ہے' یہی وقت ہے کمانے کا جب موت آجائے گی تو وقت نہیں رہتا کمانے کا۔ آج وقت ہے' آج ہی اپنی زندگی میں توشہ کما لو' سفر درپیش ہے' تیاری کر لو' اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو' صورت اور سیرت کو اس کی مرضی کے مطابق بناؤ' داڑھیاں رکھو' غیروں کی صورتیں نہ بناؤ' دوسروں کی صورتیں نہ بناؤ' رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق اپنی صورت بناؤ' یہ بڑی بے وقوفی ہے کہ غفلت میں رہو' عمر بڑھتی نہیں ہے۔

میرے بھائیو! جاگو خدا سے ڈرو' خدا کا ذکر کرو' دھوکہ میں نہ رہو' انسان دھوکہ میں ہے اس لئے وہ غفلت کرتا ہے۔ حضورؐ کے قدم بہ قدم چلنے کی کوشش کرو' ان کی صورت جیسی تھی ویسی بناؤ۔ عاشق کو اپنے معشوق کی ہر چال پیاری ہوتی ہے' تمہیں بچے سے پیار ہے تو اس کا کپڑا بھی پیارا ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی صورت بناؤ گے تو پیارے ہو جاؤ گے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: "تم میری فرمانبرداری کرو گے تو خدا تم سے محبت کرنے لگے گا اور تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔" محبت کی آنکھ کوئی عیب نہیں دیکھتی' اگر تم اللہ کے بن گئے' صورت اور سیرت رسول اللہ ﷺ کی بنالی تو اللہ کے بن جاؤ گے' اپنی عمر کے حصہ کو غنیمت سمجھو۔ قرآن پاک جیسی کتاب کو غنیمت سمجھو' عمر ضائع نہ کرو' دن رات اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے اللہ کا ذکر کرو' نیکوں کی صحبت اختیار کرو' نافرمانوں کی صحبت سے بچو۔

آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے بڑی تاکید کی ہے بری صحبت سے بچنے کی۔ اس لئے یہ دیکھ لو کہ تم کس کی دوستی کرتے ہو؟ صرف ان کی صحبت اختیار کرو جو اس کے تابع ہیں۔

جماعتی رسائل درج ذیل ویب سائٹوں پر ملاحظہ فرمائیں

ختم نبوۃ
http://www.weeklykhatm-e-nubuwwat.clickhere2.net

لولاک
http://www.lolaak.clickhere2.net

رابطہ
Qasimalikhan313@hotmail.com

ختم نبوۃ

# قادیانی اسرائیلی گٹھ جوڑ

صیہونیت اور قادیانیت عالم اسلام کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہیں' مشرق وسطیٰ میں ''اسرائیل'' کی ستم رانیوں سے جبین تاریخ' عرق آلود ہے۔ ادھر پاکستان میں قادیانی خلافت کے پایہ تخت ''ربوہ'' (حال چناب نگر) کی لن ترانیاں عالم اسلام کا مذاق اڑاری ہیں۔ یہ دونوں سفید سامراج کی پیداوار اور اس کے آلہ کار ہیں' دونوں کے درمیان اتحاد و تعاون اور یکجہتی و ہم آہنگی پائی جاتی ہے' لیکن ہمارے ارباب اقتدار نے ابھی تک سنجیدگی سے اس سنگین مسئلہ کا نوٹس ہی نہیں لیا۔

ناچیز مؤلف کو یہ خوش فہمی نہیں کہ وہ ان سطور کے ذریعہ آپ کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہے' خواہش بس یہ ہے کہ کسی بندۂ خدا کے دل میں احساس کی چنگاری روشن ہو جائے اور وہ عالم اسلام کو ان خطرات سے بچانے کے لئے کمر ہمت باندھ لے تو یہ صرف مؤلف کی ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی سعادت ہوگی:

گوئے توفیق و سعادت درمیاں' فگندہ اند
کس بہ میدان درنمی آید سواراں راچہ شد

**صیہونیت اور قادیانیت میں وجوہ مماثلت:**

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم نے قادیانیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا:

''قادیانیت اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔(۱) اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں...... (۲)اس کا نبی کے متعلق نجومی تخیل...... (۳)اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ' یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔'' (حرف اقبال ص:۱۲۳)

**مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ**

اقبال مرحوم نے قادیانیت اور یہودیت کے تین بنیادی وجوہ مماثلت کی طرف اشارہ کیا ہے' ان پر اگر مزید غور کیا جائے تو قادیانی تحریک اور صیہونی تحریک کے درمیان یک رنگی کا میدان خاصا وسیع نظر آتا ہے' مثلاً:

۱:...... قادیانی تحریک کے بانی (مرزا غلام احمد قادیانی) کا یہ دعویٰ کہ وہ نسباً اسرائیلی ہے (دیکھئے ایک غلطی کا ازالہ) درحقیقت اس امر کا برملا اظہار ہے کہ قادیانیت' صیہونیت ہی کی ایک ذیلی شاخ ہے۔

۲:...... یہودیت کی بنیاد انکار عیسیٰ (علیہ السلام) پر قائم کی گئی ہے' اور قادیانیت بھی اس مسئلہ میں اس سے پیچھے نہیں رہنا چاہتی' اہل نظر واقف ہیں کہ قادیانی تحریک کے بانی کا دعویٰ ہی انکار عیسیٰ علیہ السلام پر مبنی ہے۔

۳:...... یہودیت بڑی بلند آہنگی سے دعویٰ کرتی ہے کہ ''اس نے مسیح بن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا'' اور قادیانی تحریک کے بانی کو بھی اس دعویٰ کا فخر حاصل ہے کہ:

''میرا وجود ایک نبی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کو مارنے کے لئے ہے۔''

(ملفوظات ج۱۰ص۶۰)

۴:...... یہودیت' حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ کو صحیح النسب نہیں سمجھتی' اسی نوعیت کے خیالات کا اظہار قادیانیت کے بانی نے بھی کیا ہے۔ (انجام آتھم وغیرہ)

۵:...... یہودی عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح صلیب پر مرے تھے' قادیانیت قصہ' صلیب کشی کو من وعن تسلیم کرتے ہوئے صرف اتنی ترمیم کرتی ہے کہ وہ مرے نہیں تھے' البتہ ''مردہ کی طرح'' ہو گئے تھے۔

۶:...... یہودیت' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو لہو ولعب یا مسمریزم قرار دیتی ہے' ٹھیک وہی مؤقف قادیانیت بھی پیش کرتی ہے۔

۷:...... یہودی تحریک اسلام اور اسلامی اداروں کی بدترین دشمن ہے' اور ملت اسلامیہ کی

ختم نبوت

عداوت میں قادیانیت اس سے بھی چار قدم آگے ہے' اس کا سرکاری آرگن روزنامہ "الفضل" پوری ملت اسلامیہ کو چیلنج کرتا ہے:

"ہم فتح یاب ہوں گے' ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہوگے' اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا۔"

(الفضل ۳/ جنوری ۱۹۵۲ء ملخص)

جس گروہ کے نزدیک تمام عالم اسلام "ابوجہل اور اس کی پارٹی" کی حیثیت رکھتا ہو اور وہ اپنے آپ کو "محمد رسول اللہ کا بروز" قرار دیتا ہو اس کی عداوت مسلمانوں کے ایک ایک فرد سے کس قدر ہوسکتی ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے غیر معمولی فہم و ذکاوت کی ضرورت نہیں۔

۸:...... صیہونی تحریک دنیا میں...... اور بالخصوص اسلام کے مقامات مقدسہ میں "اسرائیل کی حکومت" قائم کرنے کی خواہشمند ہے' عین قلب اسلام میں اس کی جارحیت' اس کے خطرناک ارادوں کی غماز ہے' اور مسلمانوں کے قبلہ اول پر ان کا تسلط عالم اسلام کی غیرت کے لئے کھلا چیلنج ہے' اور وہ کسی صلاح الدین کے لئے چشم براہ ہے' اور قادیانیت بھی انگریز اور یہود کے زیرسایہ پوری دنیا کو کھا جانے کا عزم رکھتی ہے' قادیان کا خلیفہ کھل کر اعلان کرتا ہے کہ:

"اس وقت ایک ہی جماعت ایسی ہے جو کمزوری کے لحاظ سے دنیا میں سب سے گری ہوئی ہے' مگر ارادہ کے لحاظ سے سب سے بڑھی ہوئی ہے' پھر وہ منہ سے دعویٰ ہی نہیں کرتی اس کی بنیاد ہی اس پر ہے کہ دنیا کو کھا جانا ہے۔" (الفضل ۱۷/ اپریل ۱۹۲۸ء بحوالہ قادیانی مذہب فصل ۶ نمبر ۶۰)

"۱۹۵۲ء کو گزرنے نہ دیجئے جب تک کہ احمدیت کا رعب' دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاسکتی' اور وہ مجبور ہوکر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔" (الفضل ۱۶/ جنوری ۱۹۵۲ء)

"اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہوجائے' تمہارے راستہ میں یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہوسکتے۔" (الفضل ۱۸/ جولائی ۱۹۳۵ء بحوالہ قادیانی مذہب فصل ۶ نمبر ۵۵)

۹:...... یہودی' امریکہ و برطانیہ کی سازش سے "اسرائیل اسٹیٹ" قائم کرنے میں کامیاب ہوئے' اسی طرح قادیانیوں کے لئے انگریز گورنر کی سازش سے پاکستان میں ربوہ اسٹیٹ قائم کی گئی' جس کے تمام ممالک سے روابط ہیں۔

۱۰:...... یہودی اسٹیٹ عالم اسلام کے عین قلب میں امریکی امداد کے سہارے زندہ ہے' اور اگر اس کا یہ سہارا ختم ہوجائے تو وہ ایک دن بھی باقی نہیں رہ سکتی' اسی طرح "قادیانی اسٹیٹ" بھی اپنے مغربی آقاؤں کے بل بوتے پر عالم اسلام کے مایہ ناز ملک پاکستان کے عین قلب میں باقی ہے' اگر اس کا یہ سہارا ختم ہوجائے تو وہ ایک دن بھی باقی نہیں رہ سکتی۔

### فلسطین پر قادیانیت اور صیہونیت دونوں کا دعویٰ:

صیہونیت' اسلام کے مقامات مقدسہ خصوصاً بیت المقدس کو اپنی آبائی میراث سمجھتی ہے' اور وہ وہاں مسلمانوں کے وجود کو برداشت نہیں کرتی' ٹھیک یہی دعویٰ قادیانیت کا ہے' وہ بھی مسلمانوں کو فلسطین اور بیت المقدس کی تولیت کا مستحق نہیں سمجھتی' کیونکہ وہ قادیانی نبوت کے منکر اور کافر ہیں' قادیانیت کا آرگن "الفضل" لکھتا ہے:

"اگر یہودی اس لئے بیت المقدس کی تولیت کے مستحق نہیں کہ وہ جناب مسیح اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کے منکر ہیں' اور عیسائی اس لئے غیر مستحق ہیں کہ انہوں نے خاتم النبیین کی رسالت و نبوت کا انکار کردیا تو یقیناً غیر احمدی (یعنی مسلمان) بھی مستحق تولیت بیت المقدس نہیں۔"

(جلد ۹ نمبر ۳۶ صفحہ ۴' ۱۷/ نومبر ۱۹۲۱ء)

"الفضل" کی اس منطق کا حاصل یہ ہے کہ بیت المقدس کی سرزمین کے مستحق یا تو قادیانی ہیں' ورنہ یہودی' گویا قادیانی نبوت' صیہونیت کے لئے نئی الہامی سند مہیا کرتی ہے۔

### ربوہ اور تل ابیب:

برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بالفور کے اعلان ۱۹۱۷ء کے نتیجہ میں ۱۹۴۸ء میں فلسطین میں "اسرائیل اسٹیٹ" وجود میں آئی۔ جیسا کہ آپ سن چکے ہیں' یہودیت اور قادیانیت دونوں کا دعویٰ تھا کہ مسلمان بیت المقدس اور فلسطین کے مستحق نہیں' یہ سوال کہ "اسرائیل اسٹیٹ" کے قیام میں قادیانی گروہ کا کتنا حصہ ہے؟ بڑی اہمیت رکھتا ہے' ۱۹۱۷ء سے قیام اسرائیل تک فلسطین پر قادیانی "تبلیغ" کی یورش رہی اور قادیانیوں کے ممتاز افراد "سفید سامراج" کے گماشتوں کی حیثیت سے فلسطین میں

کام کرتے رہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود خلیفہ قادیان نے دورۂ لندن سے واپسی پر قادیانی سازش کی نگرانی کے لئے بیت المقدس کا دورہ ضروری سمجھا۔

۱۹۳۴ء میں خلیفہ قادیان نے دنیا میں تبلیغ کا جال پھیلانے کے لئے جو درحقیقت انگریز کے محکمہ جاسوسی کی ذیلی شاخ تھی ''تحریک جدید'' کا اعلان کیا اور اس کے لئے مالیات کا مطالبہ کیا تو سب سے زیادہ رقم فلسطین کی قادیانی جماعت نے مہیا کی۔

یہاں اہم ترین سوال یہ ہے کہ خطیر رقم جو فلسطین سے خلیفہ قادیان کو وصول ہوئی کہاں سے آئی؟ اور کس نے مہیا کی؟ کیا یہ رقم ان معدودے چند افراد نے مہیا کردی تھی جو اسلام سے مرتد ہوکر قادیانی امت میں شامل ہوگئے تھے؟ کیا ان کی مالی حیثیت اس قدر مستحکم تھی کہ وہ اپنے علاقے میں وسیع اخراجات برداشت کرنے کے بعد ایک بہت بڑی رقم خلیفہ قادیان کی خدمت میں نذر کردیتے؟ جو شخص واقعات کو عقل وفہم کی میزان میں تولنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ اس کا جواب نفی میں دے گا میں یہاں مشرق وسطی کے ایک وسیع النظر مصنف محمود الصواف کا حوالہ دوں گا وہ اپنی وقیع کتاب ''المخططات الاستعماریۃ لمکافحۃ الاسلام'' میں قادیانیت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''قادیانی سب سے اکفر اور خسیس تر جماعت ہے جسے ستم پیشہ انگریز نے ہندوستان پر اپنے تسلط کے دوران پروان چڑھایا یہ کافر ٹولہ ہمیشہ زمین میں فساد برپا کرتا رہا ہے اور ہر میدان میں اسلام کی عداوت ومخالفت اس کا شعار رہا۔ خصوصاً افریقہ میں ان کی سرگرمیاں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ مجھے افریقہ کے ملک ''یوگنڈا'' سے خط ملا ہے جس کے ساتھ مرزا غلام احمد کذاب قادیان کی کتاب ''حمامۃ البشریٰ'' بھی تھی جو وہاں بڑی تعداد میں تقسیم کی گئی اور جو کفر وضلال سے بھری پڑی ہے۔

یہ خط مجھے مسلمانوں کے ایک بہت بڑے داعی اور رہنما نے وہاں سے لکھا تھا جس میں انہوں نے تحریر کیا تھا کہ:

''یہاں قادیانیوں کی سرگرمیاں ہمارے لئے اور اسلام کے لئے سخت تشویش کا باعث ہیں ان کا معاملہ یہاں نہایت سنگین صورت اختیار کرگیا ہے اور ان کی تبلیغی سرگرمیاں نہایت شدت اختیار کرگئی ہیں یہ لوگ یہاں اتنی دولت خرچ کررہے ہیں جس کا حساب نہیں اور اس امر میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ یہ مال و دولت سامراج اور اس کے مشنری اداروں کا ہے اور مجھے باوثوق ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہاں حبشہ کے ''عدیس بابا'' میں ان کا ایک مضبوط مشن کام کررہا ہے جس کا سالانہ میزانیہ ۳۵ ملین ڈالر ہے اور یہ مشن وہاں اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔''

(''المخططات الاستعماریۃ لمکافحۃ الاسلام'' ص۲۴۴ طبع اول)

۳۵ کروڑ ڈالر سالانہ تو صرف حبشہ کے مسلمانوں کی تباہی وبربادی کے لئے صرف کئے گئے اب غور کیا جاسکتا ہے فلسطین کی تباہی وبربادی کے لئے قادیانیت کا تیس سالہ بجٹ کتنا ہوگا؟ اور یہ ساری رقم کہاں سے آئی؟

دوسرا اہم ترین سوال یہ ہے کہ ان تیس سالوں میں (۱۹۱۷ء سے ۱۹۴۸ء تک) قادیانیت کا تبلیغی زور اس خطہ پر کیوں مرتکز رہا؟ اور قادیانی سرگرمیوں کا یہی سب سے بڑا اڈہ کیوں بنا رہا؟ جس کے نتیجہ میں فلسطینیوں کی خانہ ویرانی اور ''اسرائیل اسٹیٹ'' کا قیام عمل میں آیا؟ اور پھر چن چن کر وہاں قادیان کے سازشی دماغوں کو کیوں جمع کیا جاتا رہا؟ یہ سوالات تاریخ کا ایک معمہ اور ''قادیانی یہودی سازش'' کا قفل ابجد ہیں جن کو ان دونوں تحریکوں کے دوستانہ روابط کی کلید سے حل کیا جانا چاہئے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۹۴۸ء میں فلسطین میں ''اسرائیل'' کا اعلان ہوا ٹھیک ان ہی دنوں میں قادیانی گروہ کی ''ربوہ اسٹیٹ'' قائم ہوگئی اور سب سے پہلے ربوہ اسٹیٹ کا ''اسرائیل اسٹیٹ'' سے رابطہ قائم کیا گیا ربوہ اسٹیٹ کے مطلق العنان حکمران قادیانی خلیفہ کے آرگن نے بڑے تزک واحتشام اور فخر ومباہات سے اعلان کیا:

''عربی ممالک میں بے شک ہمیں اس قسم کی اہمیت حاصل نہیں جیسی ان (یورپی وافریقی) ممالک میں ہے لیکن پھر بھی ایک طرح کی اہمیت ہمیں حاصل ہوگئی ہے اور وہ یہ کہ فلسطین کے عین مرکز میں اگر مسلمان رہے ہیں تو وہ صرف احمدی

ہیں۔" (الفضل ۳۰/اگست ۱۹۵۰ء)

الفضل کا یہ جگر خراش اعلان اگر ایک طرف فلسطین کے خانماں برباد مسلمانوں پر خندۂ استہزاء کی حیثیت رکھتا ہے تو دوسری طرف "ربوہ اسٹیٹ" کے "اسرائیلی اسٹیٹ" سے تعلقات و روابط کی شرح و تفسیر بھی مہیا کرتا ہے۔

عالم اسلام ...... اور بالخصوص پاکستان ...... کے نزدیک "اسرائیل" استعماری سازش کی ناجائز اولاد ہے' جس کی پرورش امریکی ایٹم کے زور سے کی جارہی ہے' یہی وجہ ہے کہ تعلقات و روابط استوار کرنا کیا معنی؟ کسی اسلامی حکومت نے استعمار کے اس "ناجائز بچے" کو ابھی تک زندہ رہنے کی اجازت بھی نہیں دی ہے' لیکن قادیانیوں کی "ربوہ اسٹیٹ" خود بھی چونکہ استعمار کی ناجائز اولاد کی حیثیت رکھتی ہے' اس لئے ان دونوں کے نہ صرف باہمی روابط استوار ہوئے' بلکہ دونوں توأم "بہن بھائی" کی حیثیت میں عالم اسلام کو چیلنج کر رہے ہیں۔

یہاں اس لطیفہ کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہیں ہوگا کہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۳ء تک پاکستان کا وزیر خارجہ مسٹر ظفر اللہ خاں قادیانی رہا' جو لفظی طور پر حکومت پاکستان کا وزیر خارجہ تھا مگر معنوی طور پر "ربوہ اسٹیٹ" کی وزارت خارجہ کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ اس نے رسمی طور پر پاکستان سے وفاداری کا حلف اٹھایا تھا مگر حقیقی طور پر وہ قادیان کے خلیفہ ربوہ کا مطیع و فرمانبردار اور وفادار تھا' اسی کے عہد وزارت میں "ربوہ اسٹیٹ" کا "اسرائیل" سے رابطہ مستحکم ہوا' جسے میں سفارتی تعلقات کہنا پسند کروں گا' لیکن جب مسٹر ظفر اللہ خان سے اس سلسلہ میں سوال کیا گیا کہ کیا اسرائیل میں ربوہ کا مشن قائم ہے؟ تو پاکستان کے وزیر خارجہ نے جواب دیا: "حکومت پاکستان کو تو اس کی اطلاع نہیں۔"

مسٹر ظفر اللہ خان کا یہ جواب بالکل صحیح تھا' انہوں نے حکومت پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے اسرائیل کے ساتھ سفارتی رابطہ قائم نہیں کیا تھا' بلکہ قادیان کے خلیفہ ربوہ کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے اسرائیل سے سفارتی رابطہ قائم کیا تھا' بلاشبہ حکومت پاکستان کو اس کا کوئی علم نہیں تھا' اور مسٹر ظفر اللہ خان کو اگرچہ اس کا علم تھا مگر وہ حکومت پاکستان کے وزیر صرف رسماً تھے' درحقیقت ان کی حیثیت تو "ربوہ اسٹیٹ" کے محکمہ امور خارجہ کے افسر اعلیٰ کی تھی۔

قادیانی گروہ' چالاکی و عیاری میں اپنے سفید آقاؤں کا بھی استاد ہے۔ جب "ربوہ اسٹیٹ" کے سفارتی روابط "اسرائیل" کے ساتھ قائم کئے گئے تو ابتدا میں اسے صیغۂ راز میں رکھنے کی کوشش کی گئی' لیکن جب یہ راز طشت از بام ہو کر رہا' تو تاویل کی گئی کہ "اسرائیل" میں جو قادیانی مشن کام کر رہا ہے اس کا ربوہ اسٹیٹ سے رابطہ نہیں بلکہ وہ انڈیا کے مرکز قادیان کے ماتحت ہے۔

لیکن کچھ دنوں بعد جب "ربوہ اسٹیٹ" کا بجٹ شائع ہوا' تو اس میں "اسرائیل مشن" کا میزانیہ بھی موجود تھا۔ اب یہ تاویل کی گئی کہ "اسرائیل" میں قادیانی مشن تو قائم ہے' اور ہے بھی ربوہ اسٹیٹ کے ماتحت' لیکن وہ کوئی سیاسی مشن نہیں بلکہ تبلیغی مشن ہے۔ میں پہلی تاویل کی طرح اس تاویل کی صحت کو تسلیم کرنے میں بھی تامل نہیں کروں گا' بشرطیکہ یہ ثابت کر دیا جائے کہ قادیانیوں کے "سیاسی مشن" اور "تبلیغی مشن" الگ الگ ہوتے ہیں۔ جہاں تک ہم نے قادیانی تحریک کا مطالعہ کیا ہے اور اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں کہوں گا کہ میں نے خود قادیانیوں سے زیادہ اس تحریک کا وسیع و عمیق مطالعہ کیا ہے...... ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قادیانیوں کی تبلیغ عین سیاست ہے اور ان کی سیاست ہی "تبلیغ" ہے' کم از کم قادیانی تحریک کی حد تک تبلیغ اور سیاست کے جداگانہ تصور سے ہم ناآشنا ہیں' قادیانی تحریک کو ہم مذہبی تحریک نہیں سمجھتے' بلکہ یہ خالص سیاسی تحریک ہے' جس پر مذہب کا خول بڑی عیاری سے چڑھا دیا گیا ہے۔ اس لئے اگر قادیانی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ "اسرائیل" میں ان کا "تبلیغی مشن" کام کر رہا ہے' تو دوسرے لفظوں میں وہ صاف اعتراف کرتے ہیں کہ "ربوہ اسٹیٹ" کے سفارتی تعلقات اسرائیل سے مستحکم ہیں۔

## ربوہ اسٹیٹ اور اسرائیل کے مابین فوجی تعاون:

دو آزاد اور خود مختار ریاستوں کے درمیان سیاسی' اقتصادی' فنی اور معاشرتی شعبوں میں تعاون ایک قابل فہم چیز ہے۔ بسا اوقات فوجی تعاون کی صورتیں بھی پیدا ہوتی ہیں' لیکن "ربوہ اسٹیٹ" نے "اسرائیل" کے ساتھ ہمہ جہتی تعاون کا ایک نیا باب رقم کیا ہے' اور وہ یہ کہ "ربوہ اسٹیٹ" کے قادیانی سپاہی اسرائیلی فوج میں بھرتی کئے جاتے ہیں' یہ فوجی تعاون کا وہ عالمی ریکارڈ ہے جو ربوہ اسٹیٹ نے قائم کر دکھایا ہے...... ہمارے ملک کے مؤقر جریدہ

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے یہ خبر شائع کر کے پورے ملک میں سنسنی پھیلادی ہے کہ:

"لندن سے شائع ہونے والی کتاب "اسرائیل اے پروفائل" میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل نے اپنی فوج میں پاکستانی قادیانیوں کو بھرتی ہونے کی اجازت دے دی ہے' یہ کتاب پولیٹیکل سائنس کے ایک یہودی پروفیسر آئی آئی نومائی نے لکھی ہے' اور اسے ادارہ پال مال لندن نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہوچکے ہیں۔"

(نوائے وقت لاہور ص ۲۹۵/ دسمبر ۱۹۷۵ء)

مسلمانوں کے لئے یہ انکشاف جس قدر کرب انگیز ہوسکتا ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا' پاکستان کے متعدد اہل فکر اس پر تشویش کا اظہار کر چکے ہیں' پاکستان کی قومی اسمبلی کے ایک معزز رکن مولانا ظفر احمد انصاری نے ہفت روزہ "ظاہر" لاہور کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ وہ قومی اسمبلی میں اس مسئلہ کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں' یہاں ان کے انٹرویو کا اقتباس پیش کردینا مناسب ہوگا۔

"مولانا ظفر احمد انصاری ایم این اے کا اہم انکشاف"

"س:...... اسرائیلی فوج میں احمدیوں کی موجودگی ایک خوف ناک انکشاف ہے' یہودیوں اور احمدیوں میں اس تعاون کی کیا تفصیل ہے؟ اور آپ اسے پاکستان کی قومی اسمبلی میں کیوں زیر بحث لانا چاہتے ہیں؟

ج:...... پاکستان مسلم مملکت ہے اور یہودی ہر مسلم مملکت کو نیست و نابود کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ وہ اس کے لئے ہر ذریعے اور واسطے کو استعمال میں لارہے ہیں' اور ان کے آلہ کار بننے والوں میں یہ مرزائی یا قادیانی بھی شامل ہیں' جو اپنے آپ کو "احمدی" کہتے ہیں۔ اسرائیل یہودی صیہونیت کا ہتھیار ہے۔ جس کے ذریعے یہودی عالم اسلام کو زیر کرنا چاہتے ہیں' ۱۹۷۲ء تک اسرائیل میں موجود "احمدیوں" کی تعداد چھ سوتھی' جن پر اسرائیلی فوج میں "خدمت" کے دروازے کھول دیئے گئے تھے۔ یہ تفصیل پولیٹیکل سائنس کے یہودی پروفیسر آئی آئی نومائی کی کتاب "اسرائیل اے پروفائل" کے صفحہ نمبر ۷۵ پر موجود ہے' یہ کتاب پال مال لندن سے ۱۹۷۲ء میں چھپی ہے' دلچسپ چیز یہ ہے کہ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۵۴ پر واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ عربوں پر یہ پابندی اب بھی ہے کہ وہ کسی سرحدی گاؤں میں نہیں رہ سکتے' اور اسرائیلی فوج میں بھرتی بھی نہیں ہوسکتے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۷۵ پر یہ بھی موجود ہے کہ یہ "احمدی" پاکستان سے ہیں۔ ایک مسلمان بالخصوص پاکستانی مسلمان کے لئے یہ بات یوں بھی انتہائی اضطراب کا موجب ہے کہ ان "احمدیوں" کو پاکستانی قرار دیا گیا ہے' اس لئے بھی میں تحریک التوا کے ذریعہ اسے پاکستان کے مقتدر ترین ایوان میں زیر بحث لانا چاہتا ہوں۔

س:...... آپ اس تحریک التوا میں حکومت کی توجہ کن پہلوؤں پر مبذول کرانا چاہتے ہیں؟

ج:...... میں قوم کو بھی آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور حضرات اقتدار سے بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ انہیں بھی معلوم ہے کہ "احمدی" دنیا کے کسی خطے میں بھی ہو اپنے "خلیفہ" کے حکم پر کام کرتا ہے' اس "خلیفہ" کا ہیڈ کوارٹر پاکستان کے قصبے ربوہ میں ہے' اگر اسرائیل میں رہنے والے "احمدیوں" کو ربوہ سے یہ ہدایت ہے کہ عرب ممالک پر قبضے اور انہیں تاراج کرنے میں اسرائیل کی مدد کریں' اور جیسا کہ جنگ ۱۹۶۷ء کے زمانہ کے اخبارات میں آیا کہ اسرائیلی' پاکستان کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں اور پاکستان کے خلاف جس دشمنی اور نفرت کا اظہار بابائے اسرائیل بن گوریان نے کیا تھا' اس کے پیش نظر کیا یہ اندیشہ صحیح نہ ہوگا کہ اسرائیل جیسے "احمدیوں" کو عربوں کے خلاف استعمال کررہا ہے' انہیں پاکستان کے خلاف آسانی سے استعمال کرے گا۔ جب کہ "احمدیوں" کے "خلیفے" کا ہیڈ کوارٹر بھی

یہیں سے یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ چھ سو "احمدی" پاکستان کی شہریت رکھتے ہیں؟ ان کے پاس دوہری شہریت تو نہیں؟ ان میں سے کتنے پاکستانی پاسپورٹ پر گئے ہیں؟ کیا وہ پاکستانی پاسپورٹ پر تھے؟ اور پھر اسرائیل بھاگ گئے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ہماری وزارت خارجہ اور پاسپورٹ جاری کرنے والی وزارت داخلہ کو کیا علم ہے اور کیا علم نہیں ہے؟ کیا ان "احمدیوں" کی وہاں فرار کی روک تھام بھی کی جا رہی ہے؟ کیونکہ ان کے پاکستانی کہلانے سے عربوں سے ہمارے تعلقات مجروح ہوسکتے ہیں۔ حکومت پاکستان کو اس صورت حال کی کلیئر فکیشن صفائی کرنا چاہئے۔

س:......اسرائیل کے عربوں کے خلاف عزائم ہیں تو ایسے ہی ناپاک عزائم ہمارے بارے میں بھی ہیں؟

ج:......جی!! (بہت لمبی سی "جی") یہی وہ بات ہے جس پر میں زور دینا چاہتا ہوں۔ ۱۹۶۷ء میں اسرائیل کی توسیع پسندی اور بیت المقدس پر غاصبانہ قبضے کے بعد پاکستان میں جو رد عمل پیدا ہوا تھا' اس نے یہودیوں کے دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ چنانچہ بابائے اسرائیل ڈیوڈ بن گوریان نے جون ۱۹۶۷ء میں عرب اسرائیل جنگ کے بعد پیرس کی سوربون یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا' جس کی رپورٹ ۹/اگست ۱۹۶۷ء کو صیہونی رسالے "جیوئش کرانیکل" میں چھپی تھی۔

بابائے اسرائیل نے اعلان جنگ کرتے ہوئے کہا تھا: عالمی صیہونی تحریک کو پاکستان کے خطرے سے لاپرواہی نہیں برتنی چاہئے' اور اب پاکستان اس کا پہلا نشانہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ نظریاتی مملکت ہمارے وجود کے لئے خطرہ ہے۔ سارے پاکستانی' یہودیوں سے نفرت کرتے ہیں اور عربوں سے محبت کرتے ہیں' عربوں کے لئے یہ محبت ہمارے لئے خود عربوں سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے۔ اسی خاطر عالمی صیہونیت کے لئے یہ ضروری ہو چکا ہے کہ اب پاکستان کے خلاف فوری اقدام کیا جائے۔ جہاں تک ہندوستانی سطح مرتفع کے باشندوں کا تعلق ہے' وہ ہندو ہیں' جن کے دل پوری تاریخ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت سے بھرے ہوئے ہیں' لہٰذا ہندوستان ہمارے لئے پاکستان کے خلاف کام کرنے کا اہم ترین مرکز (فوجی اصطلاح "بیس" استعمال کی گئی) ہے' یہ ضروری ہے کہ ہم اس مرکز کا پورا استعمال کریں اور تمام ڈھکے چھپے اور خفیہ منصوبوں کے ذریعے یہودیوں کے دشمن پاکستانیوں پر ضرب لگائیں اور انہیں کچل دیں۔

(مولانا ظفر احمد انصاری نے یہ اقتباس ایک کتاب سے انگلش میں پڑھ کر سنایا' پھر سلسلہ کلام جاری رکھا) شاید بہت سے لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ اس کے چار سال بعد دسمبر ۱۹۷۱ء میں اندرونی سازش اور بیرونی جارحیت کے ذریعے ڈھاکہ میں داخل ہونے والی ہندو افواج کا ڈپٹی کمانڈر ایک یہودی تھا۔"

(ہفت روزہ "طاہر" لاہور ۲۲ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء)

"آج کل قادیانیت کے فتنہ نے سر اٹھایا ہے اور جگہ جگہ سے ان کی سرگرمی کی خبر آرہی ہے۔ راقم السطور اسے عہد حاضر کا سب سے بڑا فتنہ اور اسلام کے خلاف ایک گہری سازش سمجھتا ہے۔"

(حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

ختم نبوۃ

# قادیانیت کے دواھم راز

پروفیسر محمد الیاس برنیؒ

قادیانی ترقی کے دو رازوں میں سے ایک راز طاعون ہے اور دوسرا سیاسیات۔ اس بارے میں فاضل مؤلف کی تحقیق ملاحظہ فرمایئے:

**طاعون کی دعوت:**

"حمامۃ البشریٰ میں جو کئی سال طاعون پیدا ہونے سے پہلے شائع کی تھی۔ میں نے یہ لکھا تھا کہ میں نے طاعون پھیلنے کے لئے دعا کی تھی' سو وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۲۴ خزائن ج۲۲ ص۲۳۵)

طاعون پھیلا تو یہ اعتقاد پھیلایا گیا کہ جو لوگ قادیانیت سے انکار کریں گے وہ طاعون کے نتیجہ میں بطور عذاب گرفتار ہوں گے۔ اور جو قادیانیت قبول کریں گے وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ جان کے خوف سے توہم پرست لوگ قادیانیت کی طرف دوڑ پڑے۔ قادیانی ہونے پر جو لوگ طاعون کا شکار ہوئے وہ کچے قادیانی قرار پائے اور جو بچے رہے' وہ پکے قادیانی مانے گئے۔ بہر حال قادیانیت کی تبلیغ میں طاعون نے خوب مدد دی۔ چنانچہ قادیانی اکابر کو بھی اس کا اعتراف ہے۔

**(۲) سلسلہ کی ترقی:**

"اگر اشاعت سلسلہ کی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جاوے تو صاف نظر آتا ہے کہ جس سرعت کے ساتھ طاعون کے زمانہ میں سلسلہ کی ترقی ہوئی ایسی سرعت اس وقت تک اور کسی زمانہ میں نہیں ہوئی' نہ طاعون کے دور دورے سے قبل اور نہ اس کے بعد' چنانچہ خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد صاحب قادیانی) بیان فرماتے تھے کہ جن دنوں میں اس بیماری کا پنجاب میں زور تھا ان دنوں میں بعض اوقات پانچ پانچ سو آدمیوں کی بیعت کے خطوط ایک ایک دن میں حضرت مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کی خدمت میں پہنچتے تھے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۲۷ روایت نمبر ۳۵۶)

"طاعون خدا کا ایک عتاب ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی تائید کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اگر ہماری جماعت کی رفتار ترقی کو دیکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ ساٹھ ستر فیصدی آدمی طاعون کی وجہ سے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ مجھ کو یاد ہے کہ طاعون کے دنوں میں پانچ پانچ سو ہزار ہزار آدمی کی بیعت کے خطوط حضرت (مرزا) صاحب کے پاس روزانہ آتے تھے۔"

(طاعون کا تحفہ بھی عجیب رہا' للمؤلف)

(میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج ۵ نمبر ۷۲ مورخہ ۹/ مارچ ۱۹۱۸ء)

**(۳) توسیع مکان کا چندہ:**

مزید برآں طاعون کے دور دورے میں مرزا صاحب کے مکان میں توسیع کی اچھی صورت نکل آئی۔ (موقع شناسی بھی بڑی چیز ہے۔ للمؤلف)

"چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں پھیل جائے' اور ہمارے گھر میں' جس میں بعض حصوں میں مرد بھی مہمان رہتے ہیں اور بعض حصوں میں عورتیں' سخت تنگی واقع ہے' اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کے لئے' جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہوں گے' حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے' اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفی کا تھا' جس میں ہمارا حصہ ہے' اس کی نسبت ہمارے شریک راضی ہوگئے ہیں کہ ہمارا حصہ دیں اور قیمت پر باقی حصہ بھی دے دیں۔ میری دانست میں یہ حویلی جو ہماری حویلی کا جزو ہو سکتی ہے' دو ہزار تک تیار ہو سکتی ہے۔ چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے' اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوشخبری کی رو سے اس طوفان طاعون میں بطور کشتی کے ہوگا' نہ معلوم کس کس کو اس بشارت کے وعدہ سے حصہ ملے گا۔ اس لئے یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ خدا پر بھروسہ کر کے' جو خالق اور رازق ہے اور اعمال صالحہ کو دیکھتا ہے' کوشش کرنی چاہئے' میں نے بھی دیکھا کہ یہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے' مگر آئندہ اس کشتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے اور نہ عورت کی۔ اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی۔ المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی۔"

(کشتی نوح ص ۷۰ خزائن ج ۱۹ ص ۸۶)

**(۴) طاعون کی احتیاطیں:**

اگرچہ مرزا صاحب کا مکان طاعون کے مقابل کشتی نوح قرار پاچکا تھا تاہم مرزا صاحب عالم اسباب کی رعایت سے ہر طرح کی پوری احتیاطیں عمل میں لاتے تھے۔ (للمؤلف)

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کو صفائی کا بڑا خیال تھا خصوصاً طاعون کے ایام میں اتنا خیال رہتا تھا کہ فنائل لوٹے میں حل کرکے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جا کر ڈالتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعض اوقات حضرت مسیح موعود گھر میں ایندھن کا بڑا ڈھیر لگوا کر آگ بھی جلوایا کرتے تھے تاکہ ضرر رساں جراثیم مر جائیں۔ آپ نے ایک بہت بڑی آہنی انگیٹھی منگوائی ہوئی تھی جسے کوئلہ ڈال کر اور گندھک وغیرہ ڈال کر کمروں کے اندر جلایا جاتا تھا' اور اس وقت دروازے بند کردیئے جاتے تھے' اس کی اتنی گرمی ہوتی تھی کہ جب انگیٹھی کے ٹھنڈا ہوجانے کے ایک عرصہ بعد بھی کمرہ کھولا جاتا تھا تو پھر بھی وہ اندر سے بھٹی کی طرح تپتا تھا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۹ روایت نمبر ۳۷۹)

**(۵) طاعون کا خوف:**

اتنی بشارتوں اور اتنی احتیاطوں کے باوجود بھی معلوم ہوتا ہے کہ طاعون کا خوف کافی طاری رہتا تھا' اور اسی خوف میں بڑی بے خوفی سے گھر کے بعض غریبوں پر طاعون کے شبہ میں بڑا ظلم ہوا کہ بحالت علالت گھر سے نکال دیئے گئے۔ للمؤلف۔

"اس وقت تک خدا کے فضل و کرم اور جود و احسان سے ہمارے گھر اور آپ کے گھر میں بالکل خیر و عافیت ہے۔ بڑی غوثاں کو تپ ہوگیا تھا۔ اس کو گھر سے نکال دیا ہے' لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔ احتیاطاً نکال دیا (احتیاط اسی کا نام ہے' للمؤلف) اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہوگیا اور گلٹی بھی نکل آئی' اس کو بھی باہر نکال دیا ہے...... میں تو دن رات دعا کر رہا ہوں اور اس قدر زور و توجہ سے دعائیں کی گئی ہیں کہ بعض اوقات میں ایسا بیمار ہوگیا کہ وہم گزرا کہ شاید دو تین منٹ جان باقی ہے' اور خطرناک آثار ظاہر ہوگئے (وہم کا یہی کمال ہے' للمؤلف) اگر آتے وقت لاہور سے ڈس انفیکٹ کے لئے کچھ رسکپور اور کسی قدر فنائل لے آویں' اور کچھ گلاب و سرکہ لے آویں' تو بہتر ہوگا۔" (مرزا غلام احمد کا مکتوب مورخہ ۱۶/ اپریل ۱۹۰۴ء مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ چہارم ص ۱۱۶' ۱۱۵ مکتوب نمبر ۳۹)

"وبائی ایام میں حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) اس قدر احتیاط فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی کارڈ کو بھی جو وبا والے شہر سے آتا' چھوتے تو ہاتھ ضرور دھو لیتے۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۲۸ء ص ۵ منقول از اخبار الفضل قادیان ج ۲۵ نمبر ۱۲۲ ص ۵ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۷ء)

**(۶) مکان سے باغ:**

یوں تو مرزا صاحب کا مکان کشتی نوح قرار پاچکا تھا' اور اسی بنا پر معتقدین کے چندے سے اس کی توسیع بھی چاہی گئی تھی۔ پھر بھی کسی نہ کسی خوف سے مکان چھوڑ کر باہر جانا پڑا۔

"کئی بے وقوف کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) طاعون سے ڈر کر باغ میں چلے گئے اور تعجب ہے کہ میں نے بعض احمدیوں کے منہ سے بھی یہ بات سنی ہے (قادیانی ہوکر ایسی بات منہ سے نکالیں' واقعی تعجب ہے' للمؤلف) حالانکہ طاعون کے ڈر سے حضرت مسیح موعود نے کبھی اپنا گھر نہیں چھوڑا۔ اس وقت چونکہ زلازل کے متعلق آپ کو کثرت سے الہامات ہو رہے تھے۔ اس لئے آپ نے یہی مناسب خیال فرمایا کہ کچھ عرصہ باغ میں رہیں۔" (خطبہ جمعہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ نمبر ۱۳۴ ص ۶ مورخہ ۱۱/ مئی ۱۹۳۳ء)

## سیاسیات

یوں تو قادیانی سیاسیات کی تفصیل بہت طویل ہے جو قادیانی مذہب' کی چار فصلوں میں درج۔ سچ پوچھئے تو یہی سیاسیات قادیانی تحریک کی روح رواں تھی۔ یہاں اس کی ایک جھلک کافی ہے۔

**(۷) اطلاع:**

"جو ہدائتیں اس فرقہ کے لئے میں نے مرتب کی ہیں' جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ اپنا دستورالعمل رکھے' وہ ہدائتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲/ جنوری ۱۸۸۹ء کو چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے' جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے' جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ کو بھیجی گئی تھی۔ ان ہدایتوں کو پڑھ کر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھ کر جو وقتاً فوقتاً چھپ کر مریدوں میں شائع ہوتی ہیں گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ کیسے امن بخش

اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے اور کس طرح بار بار ان کو تاکیدیں کی گئیں کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں۔"

(درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۴/فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۹ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۸، ۱۹)

## (۸) قادیانی جماعت:

"اس جماعت کے نیک اثر سے جیسے عامہ خلائق متمتع ہوں گی ایسا ہی اس پاک باطن جماعت کے وجود سے گورنمنٹ برطانیہ کے لئے انواع و اقسام کے فوائد متصور ہوں گے جن سے اس گورنمنٹ کو خداوند عزوجل کا شکر گزار ہونا چاہئے' از اں جملہ ایک یہ کہ یہ لوگ سچے جوش اور دلی خلوص سے اس گورنمنٹ کے خیر خواہ اور دعا گو ہوں گے۔"

(ازالہ اوہام ص ۸۴۹ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۵۶۱)

"وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے' جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے (وفاداری تو اچھی اور ضروری چیز ہے لیکن اس کو بار بار شد و مد سے جتلانا اور مسلمانوں کے مقابل بڑھا کر دکھانا اس کی مصلحت آئندہ ظاہر ہوگی' للمؤلف)۔"

(تحفہ قیصریہ ص ۱۰ خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۲)

## (۹) قادیانی معززین:

"چونکہ مسلمانوں کا ایک فرقہ نیا جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ مہذب اور معزز عہدیدار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں' اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نو تعلیم یاب جیسے بی اے اور ایم اے اس فرقہ میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے' جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ کے جدید اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کے پیشوا ہوں حضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر کو آگاہ کردوں۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۸)

"میں زور سے کہتا ہوں اور میں دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اول درجہ کا وفادار اور جاں نثار یہی فرقہ ہے جن کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لئے خطرناک نہیں۔" (مسلمانوں سے تقابل قابل غور ہے۔ للمؤلف)۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۵)

"گزارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں۔ اکثر ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز یا اس ملک کے نیک نام رئیس اور ان کے خدام اور احباب اور یا تاجر اور یا وکلا اور یا نو تعلیم یافتہ انگریزی خوان' یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء اور دیگر شرفاء ہیں جو کسی وقت سرکار انگریزی کی نوکری کر چکے ہیں یا اب نوکری پر ہیں' یا ان کے اقارب اور رشتہ دار اور دوست ہیں' جو اپنے بزرگ مخدوموں سے اثر پذیر ہیں' یا سجادہ نشینان غریب طبع۔ غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں' اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں' ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے' جنہوں نے میرے اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دیئے ہیں' اور میں مناسب دیکھتا ہوں کہ ان میں سے اپنے چند مریدوں کے نام بطور نمونہ آپ کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں لکھ دوں۔" (مریدوں کے واسطے بھی یہ ترکیب بڑی پرکشش ہوگی۔ للمؤلف)

(درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴/فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۷ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۰)

## (۱۰) خود کاشتہ پودا:

میرا اس درخواست سے' جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں' مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہے۔ عنایت خاص کا

مستحق ہوں...... صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جن کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں' اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو (جو بقول مرزا صاحب خود کاشتہ پودا ہے۔ للمؤلف) ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں (اس نظر کا اثر معلوم ہے؟ للمؤلف)...... اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں۔" (درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہٗ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴/ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۰ تا ۲۲)

## (۱۱) ممبران پارلیمنٹ:

"جماعت احمدیہ نے' جس نے اپنا صدر مقام ایجویر روڈ (لندن) میں قائم کیا ہے' ممبران پارلیمنٹ کے نام ایک گشتی مراسلہ ایک ایڈریس کی کاپی کے ساتھ جو سر ایڈورڈ میکلین کو پیش کیا گیا تھا' روانہ کیا ہے' خط مسلکہ میں لکھا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کی ایک نئی تحریک ہے جو تیزی سے مختلف حصص سلطنت میں پھیل رہی ہے' بنابریں ہم ان پُر آشوب ایام میں اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ آپ کو اس جماعت کے سیاسی خیالات سے آگاہ کردیں' اپنی حکومت کا وفادار رہنا اور ان پر خدا کی رحمت چاہنا اس کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان ج ۷ نمبر ۷۷ مورخہ ۱۲/ اپریل ۱۹۲۰ء)

## (۱۲) سرکاری محبت:

"سلسلہ عالیہ احمدیہ کو امن پسند تعلیم اور احمدیوں کا عملاً برطانیہ کے ساتھ اظہار خلوص اور وفاداری کرنا بعض حکام کے دلوں میں جذبات محبت پیدا کررہا ہے' اور یہ حالت ہندوستان تک محدود نہیں' بلکہ ہندوستان کے باہر بھی یہی حالت ہے۔ چنانچہ ایک دوست لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو کچھ مدت تک ایک احمدی کے پاس رہتا تھا' ملازمت کے لئے ایک برطانوی افسر کے پاس گیا' جب افسر مذکور نے درخواست کنندہ کے حالات دریافت کئے اور پوچھا کہ کہاں رہتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ فلاں احمدی کے پاس' اس پر ذیل کا مکالمہ ہوا:

افسر: کیا تم بھی احمدی ہو؟

امیدوار: (ڈر کر کہ احمدی نام سے ناراض نہ ہو) نہیں صاحب۔

افسر: تم اتنی مدت احمدی کے پاس رہا' مگر سچائی کو اختیار نہیں کیا؟ جاؤ پہلے احمدی ہو' پھر فلاں تاریخ کو آنا۔

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ بعض حکام احمدیوں کی دیانت' امانت اور جذبات وفاداری کا احساس کرتے ہیں۔" (اخبار الفضل قادیان ج ۶ نمبر ۹۲'۹۳ مورخہ ۳/ جون ۱۹۱۹ء)

## (۱۳) شرم کی شکایت:

حضرت مسیح موعود نے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے) فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں' جس میں میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو' مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں کو یہ کہتے سنا ہے' میں انہیں احمدی ہی کہوں گا کیونکہ نابینا بھی آخر انسان ہی کہلاتا ہے کہ: ہمیں حضرت مسیح موعود کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آجاتی ہے۔ انہیں شرم کیوں آتی ہے؟ اس لئے کہ ان کی اندر کی آنکھیں نہیں کھلیں۔" (گویا ان کو اندرونی بھید معلوم نہیں۔ للمؤلف)

(خطبہ جمعہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ نمبر ۳ مورخہ ۷/ جولائی ۱۹۳۲ء)

## (۱۴) رائے عامہ:

"ہماری جماعت وہ جماعت ہے جسے شروع سے ہی لوگ کہتے چلے آتے ہیں کہ یہ خوشامدی اور گورنمنٹ کی پٹھو ہے۔ بعض لوگ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے جاسوس ہیں' پنجابی محاورہ کے مطابق ہمیں "ٹوڈی" کہا جاتا ہے۔"

(خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان ج ۲۲ نمبر ۵۸ ص ۲ مورخہ ۱۱/ نومبر ۱۹۳۴ء)

☆☆..................☆☆

# امت مسلمہ کے اتحاد کی ضرورت

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

مسلمانوں کو اس بات پر شکر کرنا چاہئے اور قدر ہونا چاہئے کہ وہ باہم محبت وتعاون کے سلسلہ میں دوسری تمام قوموں کے مقابلہ میں امتیازی شان رکھتے ہیں اور کوشش کرنا چاہئے کہ ان کی یہ صفت ان میں پوری طرح عمل پیرا ہو اللہ تعالیٰ نے ان کو جس اخوت و بھائی چارہ کا حکم دیا ہے اس کا یہ تقاضا ہے کہ وہ اپنے ہر اجتماعی معاملہ میں متحد اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جایا کریں' خواہ ان کے افراد ایک دوسرے سے فاصلہ پر اور دور دراز علاقوں میں ہی کیوں نہ رہتے ہوں' مسلمانوں کے اپنی اس خصوصیت پر کچھ نہ کچھ عمل کرنے کا ہی نتیجہ ہے کہ چاہے مشرق کے کسی حصہ میں کوئی حادثہ ہو یا مغرب میں' عالم اسلام کے کونے کونے سے اس کے سلسلہ میں آواز سنی جا سکتی ہے اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں پر اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے' اور وہ صرف اپنے تاثر کا اظہار کر کے ہی خاموش نہیں ہو جاتے بلکہ جس حد تک ان سے ہو پاتا ہے تعاون و ہمدردی اور محبت و غمخواری کا رویہ برتتے ہیں' اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نظر آنے والی حقیقت بن جاتا ہے کہ: ''مسلمان آپس میں ایک عمارت کی طرح ہیں جس کی ایک ایک اینٹ ایک دوسرے کو مضبوطی عطا کرتی ہے اور وہ ایک جسم کی مانند ہیں کہ اس کے کسی حصہ میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو پورا بدن اس کا اثر محسوس کرتا ہے'' لیکن مسلمان اس جذبہ کو عمل میں لانے میں غفلت سے کام لینے لگے ہیں' ماضی میں بھی انہوں نے اس میں کمی کی تھی' اگر ان سے یہ غفلت نہ ہوئی ہوتی تو اندلس میں جو کچھ پیش آیا وہ نہ ہوتا' جبکہ اس وقت دنیا کے دیگر کئی ملکوں میں ان کی حکمرانی تھی اور دنیا کے کئی حصوں میں ان کا جاہ وجلال اور شان وشکوہ تھا۔

دنیائے اسلام کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کی حالت ان کے دور غلامی سے ابھی بہتر نہیں ہوئی ہے' دشمنان اسلام آج بھی اپنی فکری اور ثقافتی یلغار کے ذریعہ مسلمانوں کو نشانہ بنائے ہوئے ہیں اور وہ مسلمانوں کے ملی تشخص اور ان کی شناخت کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں' معاندین اسلام مسلمانوں سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ ثقافت وادب اور مذہبی اقدار میں اسلامی زندگی سے منہ موڑ لیں اور اپنے علاقوں کو غیروں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیں' وہ اگر اس تبدیلی کے لئے تیار نہیں تو ان کو سختی اور زبردستی کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور انکار کی قیمت ظلم و تشدد کو برداشت کرنے کی صورت میں دینا ہوگی۔

دشمنوں کی یہ کوشش سامراجی اقتدار کے وقت ہی سے چل رہی ہے لیکن یہ محض اسلام کا اعجاز ہے' جو ایک عالمگیر اور پائیدار مذہب ہے کہ ہر طوفان و حادثہ کے سامنے اسلامی جذبہ پہاڑ کی طرح ان کے دلوں میں پائیدار ثابت ہوا ہے اور انہوں نے ہر مصیبت کے وقت صبر سے کام لیا اور خدا ہی سے لو لگائی' اور جوں ہی ظلم کے بادل چھٹے اسلامی روح جلوہ گر ہوگئی' جیسا کہ سوویت یونین کی مسلم ریاستوں میں ایک طویل ظالمانہ و جابرانہ سلسلہ کے باوجود اسلامی روح آشکارا ہو کر رہی' مسلمان ہمیشہ قابل قدر حد تک اپنے مذہب کے لئے مخلص' اس پر قائم رہنے والے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے سامنے سر جھکا دینے والے رہے ہیں' اور ہمیشہ ہی انہوں نے ثابت قدمی اور مذہب سے وابستگی کا ثبوت دیا ہے' خواہ وہ بہت نمایاں طریقہ سے یہ نہ کر سکے ہوں لیکن جب بھی ناساز گار صورت حال پیش آئی' مسلمانوں نے اپنے حوصلہ و ہمت کا اظہار کیا' اس کی تازہ مثال بوسنیا' چیچنیا اور کوسوو میں سامنے آئی۔ دشمنوں کے سامنے انہوں نے اپنی عزیمت کو ثابت کیا اور دوسرے ملکوں کے ان کے ہم مذہب لوگوں نے ان کے ساتھ قابل تعریف ہمدردی کی' ان کے دکھ درد کو محسوس کیا اور جس حد تک ہو سکا ان کی مالی امداد کی' اس اخوت کے جذبہ نے ان کو کمک پہنچائی اور ان کے عزم وحوصلہ کو مہمیز دی' جس سے ان کے حوصلے بلند ہوتے گئے اور وہ دشمن کے فتنوں اور مشکلات سے نبرد آزما ہوتے گئے' اور اس طرح اپنی کارناموں کے ذریعہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک ڈھال ثابت ہوئے۔

ہم کو صاف طریقہ سے یہ نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جن لوگوں کو مادی وسائل سے نوازا ہے وہ دعوت کے جذبہ کی خاطر ان سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں اور یورپی ملکوں کی اسلام مخالف کوششوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور افریقہ و ایشیا میں اپنے نادار مسلمان بھائیوں کے فقر و جہالت کو دور کرنے اور سامراجی استبداد کو ختم کرنے کی سعی کرتے ہیں' چنانچہ اسلامی بیداری کو فروغ دینے میں ان سرگرمیوں کا بڑا اہم کردار ہے۔

مسلمانوں نے اپنی اس ذمہ داری کو بڑی حد تک انجام دیا اور اس طرح دنیا میں پھیلی ہوئی امت

مسلمہ متحد ہوئی' اسی کے ساتھ سارے جہاں کے مسلمانوں کے مسائل و مشکلات کو حل کرنے میں بھی اس سے مدد ملی۔ الحمدللہ! فلسطین' اریٹیریا' صومالیہ' فلپائن وغیرہ میں مسلمانوں کا اتحاد و جذبہ اخوت ان کے لئے طاقت وقوت کی فراہمی اور مسائل و مشکلات کے سامنے سینہ سپر ہونے کا سبب بنا۔

اس اخوت اسلامی کے جذبہ کی بنا پر تعاون و امداد دینے میں عرب اور خاص طور سے خلیج کے مسلمانوں کا بڑا حصہ رہا ہے' انہوں نے اپنی اس ذمہ داری کو بڑی خوبی کے ساتھ نبھایا اور اس کے ذریعہ انہوں نے ایک بہترین مثال پیش کی۔ ان کے اس تعاون کے ذریعہ بہت سے مظلوم مسلمانوں نے اپنے حقوق کی بازیابی اور اپنے تشخص کی حفاظت کا سامنا بہم پہنچایا' خاص کر اس وقت جب دشمن پوری طاقت و قوت کے ساتھ سرگرم تھا۔

اسلامی تقاضوں کو محسوس کرنے کے یہ اثرات مسلمانوں کے اندر جگہ جگہ دیکھے جاسکتے ہیں' خاص طور سے ان کے ایمان وعزیمت کے حامل نوجوانوں اور تعلیم یافتہ طبقہ کے اندر جو اپنے تمام امور کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف رخ کرتے ہیں اور اسی سے ہدایت و رہنمائی طلب کرتے ہیں' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کو اپنے لئے اصل اسوہ سمجھتے ہیں اور اسی کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہیں' اسی طرح وہ فکر اسلامی کی حامل عظیم ہستیوں کی زندگیوں سے بھی رشد وہدایت کی روشنی حاصل کرتے ہیں اور اپنے اسلامی جذبہ کو فروغ دینے اور دینی غذا کو حاصل کرنے کے لئے ان سے کسب فیض کرتے ہیں۔

دوسری طرف مغرب کا مسلط کردہ فکری انحراف بھی ان پر اثر انداز ہونا چاہتا ہے' جسے مغرب کی اسلام دشمن طاقتیں کمزور ایمان رکھنے والے غافل مسلمانوں کے ذریعہ مسلمان تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ کے اندر پیوست کرنا چاہتی ہیں' وہ اسلام کی پاک شہرت اور اس کے تشخص کو مٹا دینا چاہتی ہیں' اس کے اثر سے بھی تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں کے دلوں میں اس کا ردعمل پایا جاتا ہے جو مسلمانوں کے درمیان اسلامی بیداری کی راہ کو ہموار کرتا ہے۔

اگر مسلمانوں کا باہم اتحاد و اتفاق بڑھ جائے تو یہ عالم اسلام میں بڑی تبدیلی اور خیر و فلاح کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کہ بہت سے مسلمان بعض سامراجی اور ظالمانہ اقتدار کی وجہ سے سخت زبوں حالی کے شکار ہیں اور ان کے دشمن ان کی جانوں ہی کو نہیں بلکہ ان کی مذہبی روح کو بھی ہدف بنا رہے ہیں یہ ان ملکوں میں اسلامی تشخص کو ختم کردینا چاہتے ہیں' یہ ایک بڑا خطرہ ہے جس کا مقابلہ کرنا اشد ضروری ہے۔ مسلمانوں کے سامنے اس کے مقابلے کے لئے دو محاذ ہیں' ایک ادبی اور علمی وسائل کے ذریعہ دینی انحراف اور فکری بے راہ روی کا مقابلہ کرنا' دوسرے مسلمانوں کے اندر ان کی ایمانی اور فکر اسلامی کی اقدار کو راسخ کرنے کی کوشش کرنا۔ اسی طرح اسلامی فکر و تہذیب کے ورثہ و تاریخ پر مسلمانوں کے اندر فخر و اعتماد پیدا کرنا ہوگا تاکہ اس طرح تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے اسلامی وابستگی کو فروغ دیا جاسکے اور دشمنوں کی جانب سے ادبی اور فکری یلغار کا مقابلہ کیا جاسکے۔

حالات حاضرہ کو دیکھتے ہوئے یہ بات صاف محسوس ہوتی ہے کہ اسلامی دفاعی طاقت دشمن کے مقابلہ میں بہت کم ہے لہٰذا جب تک تمام اسلامی طاقتیں متحد و ہم آہنگ نہ ہوں گی اس وقت تک مسلمان اپنے خلاف خطرات و مشکلات پر صحیح طور پر قابو نہ پاسکیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ ایک ہو جائیں:

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

(بشکریہ ماہنامہ "تعمیر حیات" لکھنؤ)

## اعلان

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ کے علوم و معارف' مواعظ و ملفوظات' مقالات و مضامین اور خطوط و مکاتیب کی جمع و ترتیب کے علاوہ ان کی مفصل سوانح حیات کی ترتیب و تدوین کے لئے حضرت کے خدام و احباب کا بھرپور اصرار ہماری دلی خواہش اور پروگرام ہے۔ اس لئے جن حضرات کے پاس حضرت شہیدؒ کی کوئی تقریر' وعظ' ملفوظ اصلاحی یا تحقیقی مکتوب' کسی شرعی مسئلہ کے حل پر مشتمل غیر مطبوعہ جواب' درسی کاپی یا حضرتؒ کی حیات سے متعلق کوئی واقعہ ان کی یادداشت یا علم میں ہو تو اس کو نقل کرکے ہمیں ارسال کریں' اصل نہ بھیج سکیں تو اس کا فوٹو ہی ارسال کریں اور اس قومی امانت کو امت تک پہنچانے میں ہماری مدد فرماویں۔ والاجر علی اللہ۔

رابطہ کے لئے:

مولانا سعید احمد جلال پوری/ صاحبزادگان حضرت شہیدؒ

۱:......دفتر ختم نبوت' پرانی نمائش' ایم اے جناح روڈ' کراچی۔

۲:...... لدھیانوی ٹرسٹ' متصل جامع مسجد فلاح' بلاک ۱۴' نصیر آباد' فیڈرل بی ایریا' کراچی۔

# خواب گاہ قطب الارشاد

**حضرت شاہ نفیسؔ الحسینی مدظلہ**

ہے یہ کس کی خوابگہ حسیں؟ یہ نفیسؔ کس کا مزار ہے
کہ نفس نفس کو جو ہے سکوں تو نظر نظر کو قرار ہے

یہاں اک نگار ہے خیمہ زن، یہ حریم حسن نگار ہے
یہاں محو جلوۂ سرمدی، وہ ہزار رشک بہار ہے

یہ فرودگاہ "رشیدؔ" ہے، یہ مقام فرد فرید ہے
یہ مکان خلد نشان ہے، یہ مکین عرش وقار ہے

جو ابو حنیفہ وقت تھا، جو کبھی بخاری عصر تھا
جو جنید و شبلیٔ دہر تھا، یہ اسی کی خاک مزار ہے

یہ مزار بقعہ نور ہے، یہ جہان عشق کا طور ہے
یہاں آفتاب جمال ہے، یہ تجلیوں کا دیار ہے

یہاں قدسیوں کا نزول ہے، یہ دلیل حسن قبول ہے
یہاں سو رہا ہے وہ نازنیں، جو نبیؐ کا عاشق زار ہے

جو کلام دوست کا نور ہے، تو حدیث یار کا فیض ہے
اسی فیض سے، اسی نور سے، یہ مزار بقعہ زار ہے

یہ جنوں کا محمل شوق ہے، یہ نظر کی منزل شوق ہے
مرا عشق حاصل شوق ہے، مرا عشق اس پہ نثار ہے

وہ کہ تھا مجاہد شاملی، صفیں جس نے الٹیں فرنگ کی
اسی صف شکن کی یہ گھات ہے، اسی شیر کا یہ کچھار ہے

کوئی دیدہ ور ہو تو دیکھ لے بڑے معرکے کا یہ مرد ہے
یہ جو کہکشاں کی سی گرد ہے، اسی گرد ہی میں سوار ہے

کبھی جام پینے پہ آگئے، تو سمندروں کو چڑھا گئے
یہ جو آج تک نہیں ہوش ہے، مئے عشق ہی کا خمار ہے

یہ عنایتیں، یہ نوازشیں، ابھی آپ مجھ سے نہ پوچھیے
مری آنکھ محو جمال ہے، مرے سامنے رخ یار ہے

میں نگاہ شوق کا کیا کروں، دل ناصبور سے کیا کہوں
ابھی حشر میں بڑی دیر ہے، ابھی دور روز شمار ہے

کوئی نکتہ چیں ہو، ہوا کرے، مگر اے نگاہ کمال میں
ذرا کرکے دیکھ مشاہدہ، یہاں نور ہے، وہاں نار ہے

کسی خشک طبع سے کیا غرض، کسی تنگ ظرف سے کام کیا
مری اہل دل سے ہے دوستی، مجھے اہل درد سے پیار ہے

یہی مرا ناز و نیاز ہے کہ اسیر زلف "رشیدؔ" ہوں
اسی سلسلے کا مرید ہوں، مرا اس پہ دار و مدار ہے

میں فدائے عشق رسولؐ ہوں، میں نبیؐ کے پاؤں کی دھول ہوں
مرا دل خدا کے حضور میں بہ نیاز سجدہ گزار ہے

# قادیانیوں کے ووٹ غیر مسلم میں درج کرائیں!

محض اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے حکومت نے نہ صرف ووٹر لسٹوں میں ختم نبوت کا حلف نامہ بحال کردیا ہے بلکہ جن قادیانیوں نے حلف نامہ کے حذف ہونے کی مدت میں اپنے ووٹ درج کروالئے تھے۔ ان کے ووٹ اب غیر مسلموں میں درج کرائے جاسکتے ہیں، تمام مسلمان اپنے اپنے حلقہ کے ریوائزنگ اتھارٹی (نظر ثانی کنندہ آفیسر) کے ہاں درخواست دائر کریں کہ فلاں علاقہ کے فلاں قادیانیوں نے بغیر حلف نامہ کے ووٹ بنوالئے ہیں۔ ان کا نام غیر مسلموں میں درج کیا جائے۔ ریوائزنگ اتھارٹی آفیسر فوراً جس ووٹر کے خلاف درخواست گزاری گئی ہے، اسے طلب کر کے ختم نبوت کا حلف نامہ پُر کرنے کا حکم دے گا۔ حلف نامہ پر دستخط نہ کرنے یا حاضر نہ ہونے کی صورت میں اس کا نام مشترکہ فہرست کی بجائے غیر مسلموں کی فہرست میں درج کردے گا۔ ہم تمام دینی جماعتوں کے ذمہ دار حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی فہرستوں کو دیکھ کر قادیانیوں کے خلاف دس دن کے اندر درخواست دائر کر کے ان کے نام غیر مسلموں میں درج کرائیں۔ بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں۔

مولانا خواجہ خان محمد، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا شاہ احمد نورانی

قاضی حسین احمد، پروفیسر ساجد میر، علامہ ساجد نقوی